بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم　وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 53

شمارہ 39

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

12 شعبان 1425 ہجری 28 تبوک 1383 ہش 28 ستمبر 2004ء

Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

اخبار احمدیہ

قادیان 24 ستمبر (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں حضور پرنور نے کل مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو قرآن مجید سیکھنے اس پر غور و فکر اور عمل کرنے کی نصیحت فرمائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اے مومنو تم پر روزے اُسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بنو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا

ارشاد باری تعالیٰ

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْعَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ۔

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْعَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ ترجمہ: گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کیلئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامُ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْقَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اسکی جزا بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے روزہ دار کیلئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے **اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب** ہوگی۔

113واں جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ 26-27-28 دسمبر 2004ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 113ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2004ء (بروز اتوار سوموار منگل) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت: اسی طرح جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 16ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2004ء کو منعقد ہوگی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اور للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کرکے تیاری شروع کردیں۔ اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مقدس گورو گرنتھ صاحب کا چارسو سالہ جشن

(۱)

مقدس گورو گرنتھ صاحب کی تالیف پر چارسو سال مکمل ہونے پر سکھ دُنیا ان دنوں مختلف قسم کے پروگرام بنا رہی ہے۔خوشیوں سے بھرے یہ پروگرام چار سال تک جاری رکھنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

مقدس گورو گرنتھ صاحب جسے سکھوں کے پانچویں گورو ارجن دیو جی، نے گورو بابا نانک جی،گورو انگد دیو جی، گورو رام داس جی، گورو امرداس جی،اور گورو ارجن دیو جی کے مقدس کلام،اسی طرح بعض بھگتوں اور فقیروں کے عشق الٰہی پر مشتمل کلام سے سجایا ہے۔سکھ تاریخ میں لکھا ہے کہ گورو ارجن دیو جی نے بھائی گورو داس جی کو یہ کلام لکھوایا اور کہا جاتا ہے کہ پھر اس کلام کو پڑھنے کیلئے پہلے گرنتھی بابا بُڈھا جی کو مقرر کیا گیا بعد میں گورو تیغ بہادر جی کے کلام کو بھی اس میں شامل کرلیا گیا اور اس طرح یہ مقدس کلام مکمل ہوگیا۔گورو گوبند سنگھ جی کا اپنا کلام اس مقدس گرنتھ میں نہیں ہے بلکہ دسم گرنتھ کے نام سے الگ سے آپ کا کلام موجود ہے۔مقدس گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک دیو جی کے 976 گورو انگد دیو جی کے 61 گورو امرداس جی کے 907 گورو رام داس جی کے 679 اور گورو ارجن دیو جی کے 2216 شبد ہیں بعد میں 11 شبد گورو تیغ بہادر جی کے بھی درج کر دیئے گئے تھے سکھ گورو صاحبان کے علاوہ گرنتھ صاحب میں 15 بھگتوں اور پیروں فقیروں کا بھی کلام ہے۔جن میں بابا فرید۔کبیر وغیرہ شامل ہیں۔

گزشتہ چارسو سال سے سکھ دُنیا میں اس مقدس کلام کو نہایت عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے گورودواروں اور گھروں میں اس کو پڑھا جاتا ہے جس کو پاٹھ کرنا کہتے ہیں اور گا کر پڑھنے کو کیرتن کرنا کہتے ہیں پڑھنے والا گیانی پاٹھی کہلاتا ہے اور کیرتن کرنے والے کوراگی کہتے ہیں۔

مقدس گورو گرنتھ صاحب کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں گورو صاحبان کی بانی کے علاوہ ہندو اور مسلمان پیروں فقیروں کا کلام بھی پایا جاتا ہے۔اور برابر عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اگرچہ تمام گوروؤں کا مقدس کلام نہایت قابل عزت وتکریم ہے لیکن پھر بھی بابا نانک جی کے کلام کو ایک خاص عزت اور مقام حاصل ہے چنانچہ پاٹھ کرنے کیلئے بابا گورو نانک جی کے کلام کو الگ سے جپ جی صاحب کی شکل میں اکٹھا کیا گیا ہے جسے سکھ گھروں میں صبح شام نہایت پیار سے پڑھا جاتا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب بالخصوص گورو نانک جی کا سکھ قوم پر ایک عظیم احسان ہے کہ آپ نے اس قوم کو شرک سے بتوں سے اور ہزاروں دیوی دیوتاؤں کی پوجا سے آزادی دلا کر خدائے واحد لاشریک کے حضور جھکا دیا اس سے یہ قوم ہندوؤں کی اکثریت سے جو اس دور میں بت پوجا اور شرک اور طرح طرح کی اندھ وشواس کی دلدل میں پھنسی ہوئی تھی الگ ہوگئی اور گورو نانک جی اور باقی گورو صاحبان کے دور میں لاکھوں ہندوؤں کو وحدانیت کی اس تحریک میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

گورو گرنتھ کا ایک عظیم احسان ہندوستانی قوم پر یہ بھی ہے کہ اس نے تمام مذاہب کے بزرگوں اور اوتاروں کی عزت کرنا سکھائی ہے۔گورو گرنتھ میں جہاں ہندو دھرم کے غلط عقائد کی تردید کی گئی ہے وہیں ہندو دھرم کے اوتاروں رام چندر جی اور دیگر بزرگوں کی عزت بھی کی گئی ہے۔اور انہیں سچا سمجھا گیا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی عزت وتکریم کی گئی ہے۔اور اسلام کو عزت کی نظر سے دیکھا گیا ہے دوسری طرف مسلمانوں اور ہندوؤں کے ملاؤں پنڈتوں اور پاکھنڈیوں کو جو دین دھرم کے ٹھیکیدار بن کر مذہب کو صرف کمائی کا ذریعہ بنا لیتے ہیں سخت مذمت کی گئی ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ بعض مسلم بادشاہوں کے دور میں گورو صاحبان سے ان حکومتوں کی کچھ نزاعیں بھی رہی ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں تمام اسلامی عقائد کو نہ صرف سراہا گیا بلکہ ان پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ گورو نانک جی سے لیکر گورو گوبند سنگھ جی تک مسلمانوں پیروں فقیروں اور منصف مزاجوں کا ایک ایسا طبقہ بھی رہا ہے جسے گورو صاحبان سے حد درجہ عقیدت اور محبت رہی ہے۔اور بعض مسلم بادشاہوں نے اپنے دور میں گورو صاحبان کو جاگیریں بھی عطا کی تھیں۔گورو ارجن دیو جی نے امرتسر کے یادگاروں گورودوارہ ہرمندر صاحب جو عرف عام میں گولڈن ٹیمپل کے نام سے مشہور ہے کی بنیادی اینٹ مشہور صوفی حضرت میاں میر کے مقدس ہاتھوں سے رکھوائی تھی۔گورو گوبند سنگھ جی کو اورنگ زیب کے دور حکومت میں مفاد پرست ہندوؤں کی وجہ سے تکالیف کا سامنا رہا ہے تو نبی خان اور غنی خان برادران آپ کو اُچ کا پیر مانکر پیروں والا لباس پہنا کر پالکی میں لئے گھومتے رہے۔

تو اگر سکھ تاریخ کو اِدھر اُدھر کی آلائشوں سے صاف کر کے انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو صاف نظر آئے گا کہ تمام گورو صاحبان کے ادوار میں مسلمان پیروں بزرگوں اور ہمدردوں کا ایسا طبقہ ان کے ساتھ رہا ہے جو سکھوں کی وحدانیت کی تعلیم کے پیش نظر اور دوسرے اس اعتبار سے کہ گورو نانک جی ہندوؤں کے برخلاف جات پات کی تقسیم میں یقین نہیں رکھتے تھے، گورو صاحبان کی تعلیمات کو قدر کی نظر سے دیکھتے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ گورو گرنتھ صاحب کی تالیف اس لئے بھی کی گئی تا کہ ہندوؤں کے مشرکانہ عقائد اور مشرکانہ رسوم ورواج اور ذات پات کی لعنت سے سکھ قوم کو بچایا جائے۔

تاریخ دان لکھتے ہیں کہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو ارجن دیو جی نے گورو صاحبان کے کلام کے علاوہ اس کلام کو درج کیا ہے جو گورو صاحبان کے اصولوں کے موافق تھا اور جن پر گورو صاحبان خود عمل کرتے تھے۔

چنانچہ History of Punjab شائع کردہ گورو نانک دیو یونیورسٹی امرتسر کے صفحہ 98 پر صاف لکھا ہے کہ:۔

گورو ارجن دیو جی نے ان بھگتوں کے کلام کو گورو گرنتھ صاحب میں درج کیا جو سکھ عقائد۔نصائح اور اصولوں و روایات کے مطابق تھیں۔بھگت چھجو کاہنا شاہ حسین اور پیلو وغیرہ کے اشعار اس لئے درج نہیں کئے گئے کیونکہ کہیں نہ کہیں وہ گورو بانی کے خلاف تھیں اور ان میں ویدوں کی طرف زیادہ جھکاؤ تھا۔صفحہ 98

اور اس کی تالیف کی دوسری بنیادی وجہ ہندوؤں کے ذات پات کے عقائد کا کھنڈن کرنا بھی تھا کیونکہ گورو صاحبان کے ساتھ مختلف مسلم اور ہندو فقیروں کے کلام کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے۔چنانچہ History of Punjab میں لکھا ہے۔

”شری گورو گرنتھ صاحب وہ پہلی تالیف ہے جس میں شری گورو ارجن دیو جی نے ذات پات دین دھرم قبیلے اور فرقہ واریت کے تنگ گھیروں کو توڑا ہے اس میں ذات پات اور مذہب کے جذبہ سے ہٹ کر صرف اس کلام کو درج کیا گیا ہے۔جو گورو بانی کے عقائد کے مطابق ہے۔یہ تالیف اس وقت ہوئی جن دنوں اونچ نیچ اور ہندو مسلمان کے جذبات زوروں پر تھے۔

HISTORY OF PUNJAB P.100 BY M.S.MAAN
G.N.D.U. AMRITSAR. RAJ PUBLISHAR JALANDHAR.

بعض ہندو مضمون نگار لکھتے ہیں کہ سکھ اور ہندو ایک ہی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں حالانکہ اگر یہ بات درست تھی تو پھر گورو صاحبان کے کلام میں بھی مورتی پوجا شرک کی باتیں ہوتیں اور یہ کلام بھی ذات پات کے تنگ دائروں سے گھرا ہوا ہوتا لیکن کسی بھی گورو صاحب نے شرک اور مورتی پوجا کی تائید نہیں کی ہے پھر جبکہ ہندوؤں کی دونوں بنیادی تعلیمات جن میں سے ایک خالق کائنات کے متعلق ہے اور دوسری مخلوق کے متعلق ہے میں سکھ گورو صاحبان سے شدید اختلاف ہے تو پھر کس طرح ہندو اور سکھ تعلیمات برابر ہوسکتی ہیں۔(باقی) منیر احمد خادم

رمضان المبارک وقرآن مجید

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں فرمان ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآن۔
رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کیلئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا۔

☆......رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں ہر مسلمان کو چاہئے کہ کم از کم ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور مکمل کرے۔تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خود بھی اور اپنے افراد خاندان کو بھی تلاوت قرآن مجید کی تاکید کرتے رہیں۔

مبلغین ومعلمین کرام،امراء وصدر صاحبان سے ہر جماعت میں درس القرآن کا انتظام کرنے کی درخواست ہے۔اور وہ صوبہ جات یا علاقے جہاں اردو سمجھی نہیں جاتی،ان کو چاہئے کہ اپنی علاقائی زبان میں جو ترجمہ جماعت احمدیہ کا شائع شدہ ہے تلاوت قرآن مجید کے بعد ان کا ترجمہ سنایا جائے۔

☆......احباب جماعت سے یہ بھی گزارش کی جاتی ہے کہ مسلم احمدیہ انٹرنیشنل ٹیلی ویژن سے نشر ہونے والے درس القرآن کو پابندی سے سماعت فرمائیں۔

☆......قرآن مجید اور رمضان المبارک کا باہمی گہرا تعلق ہے۔قبولیت دعا کے اس مہینے میں مندرجہ ذیل دعا بھی بار بار کرنی چاہئے۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًی وَّرَحْمَةً. اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِیْ مِنْهُ مَانَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَاجَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

(ترجمہ) اے میرے اللہ! مجھ پر قرآن عظیم کی برکت سے رحم فرما اور اسے میرے لئے امام،نور،ہدایت اور رحمت بنا۔اے میرے اللہ! جو کچھ میں قرآن مجید میں سے بھول چکا ہوں وہ مجھے یاد دلا دے۔اور جو مجھے نہیں آتا وہ مجھے سکھا دے اور دن رات مجھے اس کی تلاوت کی توفیق عطا فرما۔اور اے رب العالمین اسے میرے فائدہ کیلئے حجت کے طور پر بنا دے۔

دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک کو قرآن مجید کی برکات سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین صاحب کی بیٹی عزیزہ شامہ آفرین نے الیکٹریکل انجینئرنگ کی تعلیم مکمل کرلی ہے،نیز بشریٰ ظہیر نے بارہویں کا امتحان دیا ہے اور عزیزہ مہ وش ظہیر خان نے میٹرک میں 86% نمبر حاصل کر کے اب گیارہویں میں زیر تعلیم ہے سبھی کی کامیابی اور روشن مستقبل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔(ادارہ)

خطبہ جمعہ

اسلام سلامتی کا پیغام ہے۔ ہر احمدی کو اس کو دنیا میں پھیلانا چاہئے

جتنی زیادہ دعاؤں سے آپ میری مدد کر رہے ہوں گے اتنی زیادہ جماعت میں مضبوطی آتی چلی جائے گی اور اتنی زیادہ آپس میں محبت بڑھتی چلی جائے گی۔

(معاشرہ میں السلام علیکم کو رواج دینے سے متعلق قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳؍ ستمبر ۲۰۰۴ء بمطابق ۳؍تبوک ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام زیورک، (سوئٹزرلینڈ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - ملک يوم الدين - اياک نعبد و اياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم و لا الضالين-

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾

(سورۃ النور آیت 28-29)

اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔ یہاں تک کہ تم اجازت لے لو اور ان کے رہنے والوں پر سلام بھیج لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ اور اگر تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو ان میں داخل نہ ہو یہاں تک کہ تمہیں اس کی اجازت دی جائے۔ اور اگر تمہیں کہا جائے واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جایا کرو۔ تمہارے لئے یہ بہت زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے اور اللہ اسے جو تم کرتے ہو خوب جانتا ہے۔

ہر معاشرے میں ملنے جلنے کے کچھ آداب ہوتے ہیں، اچھی طرح ملنے والے کو اچھے اخلاق کا مالک سمجھا جاتا ہے، اچھے اخلاق والے جب ملتے ہیں تو ایک دوسرے کو دیکھ کر چہرے پر شگفتگی اور مسکراہٹ لاتے ہیں۔ ایک دوسرے کو نہ پہچانتے ہوں تب بھی چہرے پر نرمی ہوتی ہے۔ اور جو اچھی طرح سے نہ ملے عموماً اس کے خلاف ناراضگی کا اظہار کیا جاتا ہے کہ یہ بڑا بد اخلاق ہے، کسی کام کے سلسلے میں اس کو ملنے گیا اور بڑی بد اخلاقی سے پیش آیا، بڑے بیہودہ اخلاق کا مالک ہے، کام نہیں کرنا تھا نہ کرتا لیکن کم از کم مل تو اخلاق سے لیتا وغیرہ، اس قسم کی باتیں ہوتی ہیں۔ تو اس طرح کی باتیں، اچھے اخلاق سے نہ پیش آنے والے کے بارے میں دل میں پیدا ہوتی رہتی ہیں، جیسا کہ میں نے کہا۔ پھر مختلف معاشروں کے ایک دوسرے سے ملتے وقت مختلف حرکات کے ذریعے سے اظہار کے مختلف طریقے ہیں۔ کوئی سر جھکا کر اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے، کوئی رکوع کی پوزیشن میں جاکے اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے، کوئی دونوں ہاتھ جوڑ کر، اپنے چہرے تک لے جا کر ملنے کی خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ پھر حال احوال پوچھ کے لوگ مصافحہ بھی کرتے ہیں۔ لیکن اسلام نے جو ہمیں طریق سکھایا ہے، جو مومنین کی جماعت کو، اسلامی معاشرے کے ہر فرد کو اپنے اندر رائج کرنا چاہئے وہ ہے کہ سلام کرو۔ یعنی ایک دوسرے پر سلامتی کی دعا بھیجو اور پھر یہ بھی تفصیل سے بتایا کہ سلامتی کی دعا کس طرح بھیجو اور پھر دوسرا بھی جس کو سلام کیا جائے، اسی طرح کم از کم انہیں الفاظ میں جواب دے۔ بلکہ اگر بہتر الفاظ میں گنجائش ہو جواب دینے کی تو بہتر جواب دے۔ اس طرح جب تم ایک دوسرے کو سلام بھیجو گے تو ایک دوسرے کے لئے کیونکہ نیک جذبات سے دعا کر رہے ہوگے اس لئے محبت اور پیار کی فضا بھی تمہارے اندر پیدا ہوگی۔

پھر یہ بھی بتایا کہ اسلامی معاشرہ کیونکہ امن اور سلامتی پھیلانے والا معاشرہ ہے اس لئے یہ بھی خیال رکھو کہ جب تم کسی کے گھر ملنے جاؤ تو مختلف اوقات میں انسان کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں، طبیعتوں کی مختلف کیفیت ہوتی ہے اس لئے جب کسی کے گھر ملنے جاؤ اور گھر والا بعض مجبوریوں کی وجہ سے تمہارے سلام کا جواب نہ دے یا تمہاری توقعات کے مطابق تمہارے ساتھ پیش نہ آئے تو ناراض نہ ہو جایا کرو۔ زود رنجی کا اظہار نہ کیا کرو بلکہ حوصلہ دکھاتے ہوئے، خاموشی سے واپس آ جایا کرو۔ اور اگر اس طرح عمل کرو گے تو ہر طرف سلامتی بکھیرنے والے اور پرامن معاشرہ قائم کرنے والے ہوگے۔

یہ جو دو آیات میں نے تلاوت کی ہیں، آپ نے ان کا ترجمہ بھی سن لیا۔ اس میں اسلام کے حسین معاشرے کو قائم کرنے اور آپس کے تعلقات کو ہمیشہ بہترین رکھنے کے لئے چند بڑی خوبصورت نصائح فرمائی گئی ہیں۔ پہلی بات تو یہ بیان فرمائی کہ تمہارا دائرہ عمل صرف تمہارا اپنا گھر ہے۔ تم اگر آزادی سے داخل ہو سکتے ہو تو اپنے گھروں میں۔ کسی دوسرے کے گھر میں منہ اٹھا کے نہ چلے جایا کرو۔ اس سے تم بہت سی قباحتوں سے بچ جاؤ گے۔

اگر کسی کے پاس ملاقات کے لئے یا کام کے لئے جانا ہے تو پہلے گھر والوں سے اجازت لو اور اجازت لینے کے بہت سے فوائد ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو لکھا ہے کہ بغیر اجازت کسی کے گھر جانے سے ہو سکتا ہے کہ تمہارے پر کوئی اخلاقی الزام لگ جائے، کوئی چوری کا الزام لگ جائے۔ اس لئے اجازت کو انا کا مسئلہ بنانے کی ضرورت نہیں۔ تمہاری اپنی بھی اسی میں بچت ہے اور گھر والوں سے جو تمہارے تعلقات ہیں ان میں بھی اس میں فائدہ ہے کہ اجازت لے لو۔

پھر بہت ضروری چیز، بہت اہم بات یہ ہے کہ اجازت لینے کا طریق کیا ہے۔ فرمایا کہ اجازت لینی کس طرح ہے۔ وہ اس طرح لینی ہے کہ سلام کہہ کر اجازت لو، اونچی آواز میں سلام کہو۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف فرما تھے، کسی شخص نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ آپؐ نے اپنے ملازم کو کہا کہ جاؤ اس کو جا کر اجازت لینے کا طریقہ سکھاؤ۔ جو یہ ہے کہ پہلے سلام کرو پھر اندر آنے کی اجازت لو۔ کیونکہ یہی ایک طریق ہے جس سے تم اپنے آپ کو بھی پاک کر رہے ہوتے ہو اور گھر والوں کو بھی سلامتی بھیج رہے ہوتے ہو۔ سلامتی کا یہ پیغام بھیجنے سے یہ احساس بھی رہتا ہے کہ میں نے سلامتی کا پیغام بھیجا ہے اب ان گھر والوں کے لئے میں نے امن کا پیامبر بن کر ہی رہنا ہے ان سے بہتر تعلقات ہی رکھنے ہیں۔ اور پھر گھر والے بھی جو جواب میں سلامتی کا جواب ہی دیتے ہیں تو پھر اس طرح سے دونوں طرف سے محبت کے جذبات کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

گھر میں سلام کہہ کر داخل ہونے کی اجازت کے بارے میں ایک اور روایت میں یوں آتا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے قرض کے معاملہ میں حاضر ہوا۔ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا تو آپؐ نے فرمایا: کون؟ میں نے کہا میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا یہ کیا میں میں لگا رکھی ہے۔ گویا کہ آپؐ نے یہ بات پسند نہیں فرمائی کہ بغیر سلام کے اپنا تعارف کروایا جائے۔ (بخاری کتاب الاستئذان باب اذا قال من ذا).

یہ بات آپؐ کو سخت ناپسند تھی کہ کوئی مسلمان ہو اور سلام کو رواج نہ دے اور یونہی گنواروں کی طرح گھر میں داخل ہونے کی کوشش کرے۔

اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا بھی بڑا واضح حکم ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ﴿فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً﴾ (النور:62)۔ یعنی جب تم گھروں میں داخل ہو تو پہلے اپنے آپ کو سلام کر لیا کرو۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں یعنی اپنے رشتے داروں اور دوستوں کو سلام کہو جو ان مکانوں میں رہتے ہیں اور یاد رکھو کہ یہ سلام تمہارے منہ کا سلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بہت بڑا تحفہ ہے۔ یعنی سلام کا لفظ بظاہر تو بہت معمولی معلوم ہوتا ہے لیکن ہے بڑے عظیم الشان نتائج پیدا کرنے والا۔ کیونکہ سلام کے لفظ کے پیچھے خدا تعالیٰ کی طرف سے سلامتی کا وعدہ ہے۔ پس جب تم کسی بھائی کو سلام کہتے ہو تو تم نہیں کہتے بلکہ خدا تعالیٰ کی دعا اسے پہنچاتے ہو۔ فرمایا لیکن میں دیکھتا ہوں کہ عموماً ہمارے ملک میں لوگ اپنے گھروں میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم نہیں کہتے۔ گویا ان کے نزدیک ایک دوسرے کے لئے تو یہ دعا ہے لیکن اپنے ماں باپ اور بیوی بچوں کے لئے نہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ جب بھی وہ اپنے گھروں میں جائیں السلام علیکم کہیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا اے میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں کے ہاں جاؤ تو سلام کہا کرو۔ یہ تمہارے اور تمہارے اہل خانہ کے لئے خیر و برکت کا موجب ہوگا۔

یہاں یہ بات مزید واضح ہوگئی کہ اپنے گھر میں بھی داخل ہو تو سلام کہا کرو کیونکہ سلامتی کا پیغام تو ہر وقت بکھیرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جب تم جنت میں جاؤ گے تو وہاں کیونکہ صحیح معنوں میں اس سلامتی کے کلمہ کا ادراک ہوگا، صحیح معنے پتہ ہوں گے اس لئے اللہ کی پاکیزگی بیان کرنے کے بعد دوسری اہم بات جو تم کرو گے وہ ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنا ہی ہوگا۔ اس لئے یہاں بھی اگر جنت نظیر معاشرہ قائم کرنا ہے تو ایک دوسرے پر سلام بھیجو۔

تو سلام کی عادت ڈالنے کے لئے جیسا کہ اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں بھی اپنے بچوں کو سلام کہنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ یہ تو ٹریننگ کا ایک مستقل حصہ ہے، بچے کو سمجھاتے رہیں کہ وہ سلام کرنے کی عادت ڈالے، گھر سے جب بھی باہر جائے سلام کر کے جائے اور گھر میں جب داخل ہو تو سلام کر کے داخل ہو۔ پھر بچوں کو اس کا مطلب بھی سمجھائیں کہ کیوں سلام کیا جاتا ہے تو بہر حال بچوں، بڑوں سب کو سلام کہنے کی عادت ہونی چاہئے۔

بعض دفعہ بے تکلف دوستوں اور بے تکلف عزیزوں کے گھروں میں لوگ بے دھڑک چلے جاتے ہیں۔ یہاں یورپ میں تو اکثر گھروں میں باہر کے دروازوں کو کیونکہ تالا لگا ہوتا ہے یا اس طرح کا لاک (Lock) ہوتا ہے جو خود بخود بند ہو جاتا ہے یا باہر سے کھل نہیں سکتا اس لئے اس طرح جا نہیں سکتے، اور جن گھروں میں اس طرح کا نظام نہیں ہے یا اگر یہ نہ ہو اور گھر کھلے ہوں تو شاید ان گھروں میں گھسنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ کرے، لیکن پاکستان ہندوستان وغیرہ میں بلکہ تمام تیسری دنیا جو کہلاتی ہے ان ملکوں میں یہی طریق ہے اور جب روکو کہ اس طرح نہیں ہونا چاہئے تو پھر برا مناتے ہیں۔ یہ حکم عورتوں کے لئے بھی اسی طرح ہے جس طرح یہ مردوں کے لئے ہے۔ عورتوں میں بھی وہی قباحتیں پیدا ہو سکتی ہیں جس طرح مردوں میں پیدا ہو سکتی ہیں بلکہ بعض حالات میں عورتوں کے لئے زیادہ قباحتیں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ اس لئے سلام کر کے، اعلان کر کے، اجازت لے کر گھر کے جس فرد کے پاس بھی آئی ہوں وہاں جائیں تا کہ تمام گھر والوں کو بھی پتہ ہو کہ فلاں اس وقت ہمارے گھر میں موجود ہے۔ پھر پردہ دار عورت کے لئے اور بھی آسانی پیدا ہو جاتی ہے کہ اس اعلان کی وجہ سے جہاں وہ گھر میں موجود ہوگی وہاں مرد آسانی سے آ جا نہیں سکیں گے یا آنے میں احتیاط کریں گے۔ پردہ کروا کر آئیں گے۔ تو اس طرح اور بھی بظاہر چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن میں صرف سلام کہنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ گھر میں کوئی نہ ہو تو یہ نہیں کہ گھر یا کمرہ کھلا دیکھ کر وہاں جا کے بیٹھ جاؤ بلکہ اگر گھر میں کوئی نہیں تو تین دفعہ سلام کہو اور جب تین دفعہ سلام کہہ دیا اور کسی نے نہیں سنا تو واپس چلے جاؤ۔ اور پھر یہ کہ گھر میں اجازت ملے تو داخل ہونا ہے۔ اگر تم نے تین دفعہ سلام کیا اور اجازت نہیں ملی یا گھر میں کوئی نہیں ہے یا گھر والا پسند نہیں کرتا کہ تم اس وقت اس کے گھر آؤ تو واپس چلے جاؤ۔ اگر کوئی گھر والا موجود ہو اور کھل کر یہ کہہ بھی دے کہ اس وقت مجبوری کی وجہ سے میں مل نہیں سکتا تو پھر برا نہ مناؤ بلکہ جو کہا گیا ہے وہ کرو۔ اور وہ یہی کہا گیا ہے کہ واپس چلے جاؤ اس لئے بہتری اسی میں ہے کہ واپس چلے جاؤ۔ سلام تو اس لئے پھیلا رہے ہو کہ سلامتی کا پیغام پھیلے امن کا پیغام پھیلے، آپس میں محبت اور اخوت قائم ہو، تمہارے اندر پاکیزگی قائم ہو تو پھر اگر کوئی گھر والا معذرت کر دے یا ملنا نہ چاہے تو اس کے باوجود ملنے والا برا نہ منائے۔ اور گھر والے کی بات مان لے۔ تو یہ ہے اسلامی معاشرہ جو سلام کو رواج دے کر قائم ہوگا۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تین دفعہ اجازت مانگ لے اور اسے اجازت نہ دی جائے تو اسے چاہئے کہ وہ واپس لوٹ جائے۔

(بخاری کتاب الاستئذان۔ باب التسلیم والاستئذان ثلاثا)

یہاں یہ کہیں نہیں کہا گیا کہ اتنی دور سے آئے ہوتے ہو گھر والے نے تمہیں واپس لوٹا دیا تو اس نے غلط کیا، کم از کم ایک دو منٹ بٹھا کر پانی ہی پوچھ لیتا۔ بلکہ یہاں آنے والے کو کہا ہے کہ اگر گھر والا اجازت نہ دے تو واپس چلے جاؤ۔ ٹھیک ہے اور جگہوں پر مہمان نوازی کا بھی حکم ہے۔ لیکن یہاں تمہیں یہی حکم ہے کہ گھر والا گھر کا مالک ہے۔ تمہیں اگر اندر آنے کی اجازت نہیں دیتا تو واپس چلے جاؤ۔ لیکن پاکیزگی یہی ہے کہ واپس ناراضگی سے نہیں جانا، برا نہیں منانا بلکہ دل میں بلا کسی رنجش لانے کے اس پر عمل کرنا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے اور اس سے ہمارے اندر محبت و اخوت پیدا ہوگی۔ دل میں کسی قسم کے بدلے کا خیال نہیں لانا کہ میں بھی جب مجھے موقع ملے اسی طرح کروں گا۔ اس طرح تو بجائے امن کے فساد پھیلانے والے ہوں گے۔ پھر یہ ہے کہ آجکل چونکہ گھروں میں گھنٹی لگی ہوتی ہے، گھنٹیوں کا رواج ہے اس لئے لوگ سمجھتے ہیں کہ سلام کی ضرورت نہیں ہے۔ حالانکہ گھنٹی کے ساتھ بھی سلام کہا جا سکتا ہے۔ اسی میں برکت ہے اسی سے محبت بھی پیدا ہوتی ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تم اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو گے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور تم صاحب ایمان اس وقت تک نہیں ہو سکتے جب تک باہم محبت نہ کرو۔ کیا میں تم کو ایک ایسا فعل نہ بتاؤں جو تم بجا لاؤ تو باہم محبت کرنے لگو۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ یعنی آپس میں سلام کہنے کو رواج دو۔

(مسلم کتاب الایمان۔ باب بیان انہ لا یدخل الجنۃ الا المومنون .....)

تو یہاں آپؐ نے فرمایا کہ جنت میں داخل ہونے کے لئے ایمان لانا ضروری ہے۔ یہ ہر ایک کو پتہ ہے اور مومن کون ہے، ایمان لانے والا کون ہے۔ فرمایا کہ ایمان لانے والے وہ ہیں جو آپس میں محبت و پیار سے رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں۔ یہ نہ سمجھو کہ ہم نے بیعت کر لی، الفاظ بیعت دوہرا دیئے تو مومن بن گئے۔ فرمایا کہ اگر تمہارے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا نہیں ہوتیں، اگر تم نے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال نہیں رکھا، اگر تم تعلیم کے تمام حصوں پر پوری طرح عمل نہیں کر رہے تو ایمان میں بہت خلا باقی ہے۔ تم جماعت میں شامل تو ہو گئے لیکن جو انقلاب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ پیدا نہیں ہوا۔ مومن کی جو نشانیاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں وہ حاصل نہیں ہوئیں۔ جو اعلیٰ معیار حاصل کرنے تھے وہ ابھی حاصل کرنا باقی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کمزوریوں کے ساتھ تم یہ تو کہہ سکتے ہو کہ اَسْلَمْنَا ہم نے فرمانبرداری قبول کر لی۔ فرمایا یہ کہنے کے بعد تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم ایمان لائے۔ آگے فرماتا ہے کہ ﴿وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ﴾ جہاں تک ایمان کا تعلق ہے وہ تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ ایمان تب داخل ہوا ہوا سمجھا جائے گا جب یہ اعلیٰ معیار قائم ہوں گے۔ اللہ کی بھی عبادت کرنے والے ہو گے، کوئی نماز بھی چھوڑنے والے نہیں ہو گے اور خدا کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہو گے اور آپس میں انتہائی محبت بھی پیدا کرنے والے ہو گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محبت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ سلام کو رواج دو اور سلام کو رواج دینے کا یہ مطلب ہے کہ جب منہ سے سلام کہو تو اس وقت تمہارے دل سے بھی تمہارے بھائی کے لئے دعائے خیر نکل رہی ہو۔

پھر اس بارے میں ایک اور روایت ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ مسلمانوں میں عداوت اور حسد کی بیماری بھی پیدا ہو جائے گی جس سے دین کی برکات بھی جاتی رہیں گی اور تمہارے اندر سے دین بالکل نکل جائے گا۔ چنانچہ آجکل دیکھ لیں یہی مسلمانوں کا حال ہے۔ پس ہم احمدی مسلمان خوش قسمت ہیں کہ زمانے کے امام کی بیعت میں آ کر ان بیماریوں سے محفوظ رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اگر اصلاح نہ کی تو پھر بیعت سے ہی کاٹے جائیں گے۔ اللہ ہر ایک کو محفوظ رکھے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی امتوں کی بیماری عداوت اور حسد تمہارے اندر بھی گھس آئے گی۔ عداوت تو جڑ سے کاٹ دینے والی شئے ہے۔ یہ بالوں کو نہیں کاٹتی بلکہ دین کو کاٹ دیتی ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم جنت میں نہیں جا سکو گے جب تک مومن نہ بنو اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک تم میں باہم میل ملاپ اور محبت نہ ہو۔ کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ یہ باہمی محبت تم میں کیوں کر پیدا ہوگی۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپس میں السلام علیکم کو رواج دو۔ (الترغیب والترھیب بحوالہ بزار)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر یہ بھی بتایا کہ ایک دوسرے پر سلامتی بھیجنے کے موقعے کس طرح پیدا کرنے ہیں۔ اور پھر کس طریق سے سلام کرنا ہے کہ زیادہ سے زیادہ محبت بڑھے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے السلام علیکم کہا۔ آپؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دس گنا ثواب ملا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا اور

اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ حضورؐ نے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا اس کو بیس گنا ثواب ملا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ آپؐ نے انہیں الفاظ میں اس کو جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا اس شخص کو تیس گنا ثواب ملا ہے۔

(ترمذی ابواب الاستئذان فی فضل السلام)

تو دیکھیں اپنے پیارے نبیؐ کو اللہ تعالیٰ نے مومنوں میں محبت پیدا کرنے کے لئے کس باریکی میں جا کر طریقے سکھائے ہیں۔ ہر دعا جو السلام علیکم کے ساتھ شامل کرتے ہیں وہ سلام کرنے والے کے لئے دس گنا ثواب کا باعث بنتی ہے، دس گنا اضافے، کے ساتھ ثواب کا باعث بنتی ہے۔ اور جب یہ دعا ثواب میں اضافہ کر رہی ہو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے کھاتے صرف اس لئے نہیں بنائے کہ اگلے جہان میں پہنچنے پر ہی دکھائے گا بلکہ وہ اس دنیا میں بھی ایسی دعائیں کرنے والوں کو، جو دل سے دوسروں کے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں، مزید نیکیاں قائم کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ اور اس کے اُس بھائی کو بھی ان دعاؤں سے فیضیاب فرماتا ہے جو دعا کرنے والا اس کو دے رہا ہوتا ہے۔ اور پھر جواب میں ایک دوسرے کو دے رہے ہوتے ہیں۔ پھر جب دوسرا بڑھا کر جواب دیتا ہے تو پھر اور زیادہ نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ بھی تو حکم ہے کہ جب کسی کو کوئی خیر لوٹاؤ تو بڑھا کر دو۔ اگر کسی کو کوئی چیز نیکیوں میں سے لوٹاؤ تو بڑھا کر لوٹاؤ۔ اگر ایک اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتا ہے تو جواب والا وَرَحْمَۃُ اللّٰہ ساتھ لگا دیتا ہے یا بَرَکَاتُہٗ بھی ساتھ لگا دیتا ہے تو وہ اتنا ہی زیادہ ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے اور دینے والا بھی اور جس کو مل رہی ہوں اس کو بھی زائد دعائیں مل رہی ہوتی ہیں۔

یہاں میں ضمناً حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس سلسلہ میں ایک بات ذکر کر دوں۔ میں بھی بعض اوقات جان بوجھ کر اسی طرح کرتا ہوں۔ ان سے کسی نے سوال کیا تھا کہ زیادہ ثواب تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہنے میں ہے۔ آپ صرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ کہتے ہیں تو آپ نے جواب دیا تھا کہ میں جان بوجھ کر ایسا کرتا ہوں تا کہ آپ زیادہ بہتر طور پر لوٹا سکیں کیونکہ احسن رنگ میں لوٹانے کا بھی تو حکم ہے۔

مجھے کسی بچی نے سوال کیا اس سفر کے دوران بھی کہ آپ کو سب دعا کے لئے کہتے ہیں آپ کسی کو نہیں کہتے۔ تو میں نے اس کو کہا تھا کہ میں تو پہلے دن سے آج تک دعا کے لئے کہتا چلا آ رہا ہوں۔ ہاں ہر ملنے والے کو انفرادی طور پر نہیں کہتا۔ بعضوں کو کہہ بھی دیتا ہوں اور خطوں میں بھی لکھتا ہوں لیکن اجتماعی طور پر عموماً میں دعا کے لئے کہتا رہتا ہوں اور اجتماعی دعائیں لینے کی کوشش کرتا ہوں۔ مسجد میں بھی سلام کرتے وقت، اجتماعوں وغیرہ میں بھی۔ اس سے ایک تو جو میں نے کہا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع" کا طریق کار تھا اور میں بھی بعض دفعہ کرتا ہوں، جیسا کہ آپ نے جواب دیا تھا کہ اس لئے مختصر سلام کرتے ہیں کہ جواب دینے والے کو زیادہ ثواب ہو۔ ایک تو یہ ہے کہ اس کو ثواب مل جائے کہ وہ بڑھا کر لوٹائے تو وہ جو بڑھا کر لوٹا رہا ہوتا ہے اس میں سے بھی تو دعاؤں کا حصہ مل رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ مجھے تو سب سے زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جتنی زیادہ دعاؤں سے آپ میری مدد کر رہے ہوں گے اتنی زیادہ جماعت میں مضبوطی آتی چلی جائے گی اور اتنی زیادہ آپس کی محبت بڑھتی چلی جائے گی۔ بہرحال یہ ضمناً بات آ گئی تھی۔ اصولی طور پر یہ نہیں ہے کہ سلام کرنے والا آدھا سلام کرے یا مختصر الفاظ میں کرے اور جواب دینے والا ضرور پورا جواب دے۔ دونوں طرف سے جتنی زیادہ دعائیں دی جائیں اتنا زیادہ بہتر ہے۔ میں بعض اوقات پورا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بھی کہتا ہوں۔ اور جس طرح حدیث میں ہے کہ اس کو رواج دینا چاہئے۔ ہر کوئی کیونکہ اس طرح سوچ کر نہ تو سلام کر رہا ہوتا ہے اور نہ جواب دینے والا سوچ کر جواب دیتا ہے اس لئے انفرادی طور پر یا ویسے بھی عام طور پر جو لوگ ملیں تو زیادہ ثواب اسی میں ہے جتنے زیادہ الفاظ سلامتی کے، دعا کے دوہرائیں گے۔ یہ وضاحت میں نے اس لئے تفصیل سے دے دی ہے کہ بعض لوگ ناسمجھی میں بعض باتوں میں پکے ہو جاتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی اگر کسی نے یہ بات سنی ہو تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس بات پہ جان بوجھ کر قائم ہی ہو جائے کہ سلام صرف اتنا ہی فرض ہے کہ مختصر کیا جائے اور جواب دینے والا زیادہ جواب دے۔ کیونکہ بعض باتیں موقع محل کے حساب سے اور بعض لوگوں کے مقام کے لحاظ سے ہوتی ہیں، وہ اصول نہیں بن جایا کرتے۔ اصول وہی ہیں جو ہمیں ہمارے آقا ومطاع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں اور ہمیں تو جتنا زیادہ ثواب حاصل کر سکیں کرنا چاہئے۔ اور یہ لوٹانے والے کا بھی فرض ہے کہ وہ بھی بڑھا کر لوٹائے تا کہ اس کو بھی ثواب ملے اور جس کو وہ سلام کا جواب دے رہا ہے اس کو بھی ثواب ملے۔

پھر جن باتوں کے کرنے سے مومن جنت میں داخل ہوگا۔ اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ایک روایت میں اس طرح آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! سلام کو رواج دو، ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ اگر تم ایسا کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(ترمذی ابواب صفۃ القیمۃ)

اس حدیث میں جن باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے ان میں سے تین تو حقوق العباد سے تعلق رکھتی ہیں جو میں نے پہلے حدیث پڑھی تھی یہ اس کی مزید وضاحت ہے۔ یعنی سلام کے رواج سے ایک دوسرے کے لئے نرم جذبات پیدا ہوں گے اور نرم جذبات کے پیدا ہونے سے ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ دوسرے یہ فرمایا کہ ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ لوگوں کی ضرورتوں کا خیال رکھو۔ اگر کوئی ضرورت مند نہیں ملتا، یہاں بعض اوقات ان ملکوں میں کوئی ضرورت مند نہیں ملتا۔ تو جماعت میں صدقات کا نظام موجود ہے۔ یہاں سے دوسرے ملکوں میں بھی مدد کی جاتی ہے۔ بے انتہا غریبوں کی مدد کی جاتی ہے تم بھی اس میں داخل ہو جاؤ تو براہ راست سلام تو نہیں پہنچا رہے لیکن ان غریبوں کے لئے سلامتی کے سامان پیدا کر رہے ہو۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھ رہے ہو اور ان سے غائبانہ دعائیں بھی لے رہے ہو۔ یہ صرف محبت اور ہمدردی کے اس جذبے کے تحت کر رہے ہیں کہ ہمارے بھائی بند ہیں اور ضرورت مند ہیں۔ پھر فرمایا کہ صلہ رحمی کرو۔ اپنے رشتہ داروں کا، اپنے قریبیوں کا، اپنے عزیزوں کا ایک دوسرے کے سسرالی قریبیوں کا، عزیزوں کا خیال رکھو، کیونکہ ایک دوسرے کے سسرال کے جو رحمی رشتہ دار ہیں وہ بھی قریبی عزیز ہی ہیں۔ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچاؤ۔ تکلیف صرف یہی نہیں ہے کہ کوئی جسمانی تکلیف نہیں پہنچائی یا کھل کے گالم گلوچ نہیں کی بلکہ اگر خاوند اور بیوی ایک دوسرے کے جذبات کا اور ایک دوسرے کے عزیزوں کے جذبات کا خیال نہیں رکھتے تو وہ بھی سلامتی پھیلانے والے نہیں ہیں۔

سلامتی تو ایک دعا ہے اور دعائیں جذبات کو ٹھیس پہنچا کر نہیں دی جاتیں۔ فرمایا کہ یہ سب باتیں سلامتی سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے تم بھی ان باتوں کو کر کے سلامتی کے ساتھ ہی جنت میں داخل ہو گے۔ اور پھر آخر میں حق اللہ کی طرف بھی توجہ دلا دی۔ کہ اللہ کا حق کیا ہے؟ بلکہ وہ بھی بندوں کی ضرورت ہی ہے کہ نمازیں بھی پڑھو، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، بلکہ تہجد کی نماز پڑھنے کی عادت ڈالو۔ جب اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر اس وقت تہجد کی نماز پڑھنے کے لئے اٹھو گے تو پھر دل بھی صاف ہوگا۔ خدا کی خشیت بھی پیدا ہوگی اور جب خدا کی خشیت پیدا ہوگی تو اس کے بندوں کے ساتھ حسن سلوک اور سلامتی کی دعا بھیجنے کی طرف اور توجہ پیدا ہوگی۔ اور نہ صرف اگلے جہان میں بلکہ اس جہان میں بھی تمہیں سلام بھیجنے کا فہم حاصل ہو رہا ہوگا۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جن سے جان پہچان ہے صرف انہیں کو سلام کرنا چاہئے۔ مسلمان معاشرے میں تو ہر راہ چلتے کو سلام کرنا چاہئے۔ جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے پوچھا۔ اسلام کا کون سا کام بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا غریبوں، مسکینوں کو کھانا کھلانا اور ہر مسلمان کو سلام کرنا، چاہے تو اسے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔ تو جیسا کہ میں نے کہا کہ مسلمان معاشرے میں سلام کو رواج دینا چاہئے۔

پاکستان میں تو ہمارے سلام کہنے پر پابندی ہے، بہت بڑا جرم ہے۔ بہرحال ایک احمدی کے دل سے نکلی ہوئی سلامتی کی دعائیں اگر یہ لوگ نہیں لینا چاہتے تو نہ لیں اور تبھی تو یہ ان کا حال ہو رہا ہے۔ لیکن جہاں احمدی اکٹھے ہوں وہاں تو سلام کو رواج دیں۔ خاص طور پر ربوہ، قادیان میں۔ اور بعض اور شہروں میں بھی اکٹھی احمدی آبادیاں ہیں ایک دوسرے کو سلام کرنے کا رواج دینا چاہئے۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ ربوہ کے بچوں کو کہا تھا کہ اگر بچے یاد سے اس کو رواج دیں گے تو بڑوں کو بھی عادت پڑ جائے گی۔ پھر اسی طرح واقفین نو بچے ہیں۔ ہمارے جامعہ نئے کھل رہے ہیں ان کے طلباء ہیں اگر یہ سب اس کو رواج دینا شروع کریں اور ان کی یہ ایک انفرادیت بن جائے کہ یہ سلام کہنے والے ہیں تو ہر طرف سلام کا رواج بڑی آسانی سے پیدا ہو سکتا ہے اور ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ بعض اور دوسرے شہروں میں کسی دوسرے کو سلام کر کے پاکستان میں قانون ہے کہ مجرم نہ بن جائیں۔ احمدی کا تو چہرے سے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ یہ احمدی ہے۔ اس لئے فکر کی یا ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ اور مولوی ہمارے اندر ویسے ہی پہچانا جاتا ہے۔

پاکستان میں بھی عموماً لوگ شریف ہیں جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ گونگی شرافت ہے۔ کچھ کہہ نہیں سکتے۔ اندر سے وہ بھی مولوی سے بڑے سخت تنگ ہیں۔ تھانیدار والا ہی حساب ہے کہ جب ایک دفعہ ایک احمدی پہ مقدمہ ہو گیا۔ سلام کہنے پر مولوی نے پرچہ درج کروایا۔ جب تھانیدار نے جرم دیکھا تو اس نے اس کو کہا کہ کیا اس نے تمہیں سلام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ جرم ہے اس نے کیوں مجھے سلام کیا ہے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے اگر یہ جرم ہے اس احمدی کا تو وہ آئندہ سے تمہیں لعنت بھیجا کرے گا۔ احمدی لعنت کبھی نہیں بھیجتا۔ دوست ہو یا دشمن، ہو احمدی نے تو ہمیشہ سلامتی کا نعرہ ہی لگانا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ایوب بن بشیرؓ قبیلہ عَنَزَہ کے ایک شخص کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔ اس شخص نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ملاقات آپ لوگوں سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟ اس پر حضرت ابوذرؓ نے بتایا کہ میں جب کبھی بھی حضورؐ سے ملا، مصافحہ کیا ہے۔ بلکہ ایک مرتبہ حضورؐ نے مجھے بلا بھیجا، میں اس وقت گھر پر نہیں تھا۔ جب میں گھر آیا اور مجھے بتایا گیا تو میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، حضورؐ اس وقت بستر پر تھے، حضورؐ نے مجھے اپنے گلے کے ساتھ لگا لیا اور معانقہ کیا۔ اس خوش نصیبی کے کیا کہنے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی المصافحۃ)

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتا اور آپؐ سے گفتگو کرتا، آپؐ اس سے اپنا چہرہ مبارک نہ ہٹاتے۔ یہاں تک کہ وہ خود واپس چلا جائے اور جب کوئی آپؐ سے مصافحہ کرتا تو آپؐ اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ سے نہ چھڑاتے یہاں تک کہ وہ خود ہاتھ چھڑا لے۔ اور کبھی آپؐ کو اپنے ساتھ بیٹھنے والے سے آگے گھٹنے نکال کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ (ابن ماجہ کتاب الادب باب اکرام الرجل جلیسہ)

اس سے جہاں ہم سب کے لئے نصیحت ہے، خاص طور پر جماعت کے عہدیداران کو بھی میں کہنا چاہتا ہوں، ان کو بھی سبق لینا چاہئے کہ ملنے کے لئے آنے والے کو اچھی طرح خوش آمدید کہنا چاہئے۔ خوش آمدید کہیں، ان سے ملیں، مصافحہ کریں، ہر آنے والے کی بات کو غور سے سنیں۔ بعض لکھنے والے مجھے خط لکھ دیتے ہیں کہ ہمارے بعض معاملات ہیں کہ آپ سے ملنا تو شاید آسان ہو لیکن ہمارے فلاں عہدیدار سے ملنا بڑا مشکل ہے۔ تو ایسے عہدیداران کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ حسنہ کو یاد رکھنا چاہئے، ملنے والے سے اتنے آرام سے ملیں کہ اس کی تسلی ہو اور وہ خود تسلی پا کر آپ سے الگ ہو۔ پھر دفتروں میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ ہر آنے والے کو کرسی سے اٹھ کر ملنا چاہئے، مصافحہ کرنا چاہئے۔ اس سے آپ کی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے اور یہی عاجزی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی ہے۔ دیکھیں آپ بیٹھتے وقت بھی کتنی احتیاط کیا کرتے تھے۔

مصافحے کے بارے میں یہاں ایک وضاحت کر دوں یہاں مغرب میں ہمارے معاشرے سے آئی ہوئی بعض خواتین کو بھی مردوں کے کہنے کی وجہ سے یا خود ہی کسی کمپلیکس (Complex) کی وجہ سے مردوں سے مصافحہ کرنے کی عادت ہوگئی ہے اور بڑے آرام سے عورتیں مردوں سے مصافحہ کر لیتی ہیں۔ مردوں اور عورتوں دونوں کو اس سے بچنا چاہئے۔ اگر آرام سے دوسرے کو سمجھا دیں کہ ہمارا مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا تو لوگ سمجھ جاتے ہیں۔ نہ عورت مرد کو سلام کرتی ہے تو پھر نہ مرد عورت کو سلام کرے گا۔ دوسرے بعض معاشروں میں بھی تو مصافحے نہ کرنے کا رواج ہے وہ بھی تو نہیں کرتے۔ ہندو بھی ہاتھ جوڑ کر یوں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ وہاں ان کا سلام کا رواج ہے۔ اور معاشروں میں بھی اس طرح مختلف طریقے ہیں۔ اس لئے شرمانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی قسم کے کمپلیکس میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مذہب بہرحال مقدم ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر بہرحال زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار شخص پیدل کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔ (بخاری کتاب الاستئذان)

تو یہ طریق بھی عاجزی پیدا کرنے اور تکبر کو دور کرنے لئے سکھایا گیا ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے اور اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا چٹان حائل ہو جائے۔ پھر دوبارہ اس سے ملے تو دوبارہ سلام کرے۔ یعنی ایک دفعہ سلام کافی نہیں ہے۔ پھر ملے پھر بے شک سلام کرے۔ یعنی سلام کو اتنا زیادہ رواج دو کہ تمہارے اندر کی ساری کدورتیں، دل کے تمام میل صاف ہو جائیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مجلس کے قریب سے گزرے جس میں مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہودی سب بیٹھے ہوئے تھے۔ تمام کی مشترکہ مجلس تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کیا۔ (بخاری کتاب الاستئذان)

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بلا استثناء اس مجلس کے ہر فرد کو سلام کیا۔ یہ نہیں کہا کہ مسلمانوں کو سلام ہو۔ جبکہ آج کا مُلّاں کہتا ہے کہ فلاں کو سلام کرو اور فلاں کو سلام نہ کرو۔ آپ لوگ بھی یہاں بلا جھجک اس معاشرے میں بھی لوگوں کو سلام کیا کریں۔ پھر اس کا مطلب بتایا کریں۔ آخر ان کا سلام بھی تو آپ کرتے ہیں۔ آپ کو بھی سلام کرنا چاہئے بعض قریبی تو خیر جانتے ہیں، سلام بھی کر لیتے ہیں۔ کل جب میں آیا ہوں تو بڑی اچھی بات لگی بعضوں نے جو یہاں کے مقامی تھے السلام علیکم بھی کہا۔ تو ہر ایک کو بتانا چاہئے، اس کا مطلب بھی بتائیں تاکہ اسلام کی تعلیم کی جو خوبیاں ہیں وہ بھی لوگوں کو پتہ لگیں۔ اور اس سے آپ کی دعوت الی اللہ کے اور راستے بھی کھلیں گے۔

اس سلسلے میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے طریق کار کے بارے میں بتاتا ہوں۔ قاضی محمد یوسف صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام کا اس قدر خیال تھا کہ حضورؑ اگرچہ چند لمحوں کے لئے بھی جماعت سے اٹھ کر جاتے اور پھر واپس تشریف لاتے تو ہر بار جاتے بھی اور آتے بھی السلام علیکم کہتے۔ (سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 32)

حافظ محمد ابراہیم صاحب قادیانی بیان کرتے ہیں۔ اکثر حضور علیہ السلام، السلام علیکم پہلے کہا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ114)

تو یہ سب کچھ اس محبت کی وجہ سے تھا جو آپؑ کے دل میں اپنے ماننے والوں کے لئے تھی بلکہ کوئی بھی بیٹھا ہو تو آپؑ اس طریقے سے سلام کیا کرتے تھے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں سے ہمدردی کا جذبہ رکھتے تھے اور اسی جذبے کے تحت آپ سلام کو پھیلایا کرتے تھے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: ”اس زمانے میں اسلام کے اکثر امراء کا حال سب سے بدتر ہے۔ وہ گویا یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ صرف کھانے پینے اور فسق و فجور کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ دین سے وہ بالکل بے خبر اور تقویٰ سے خالی اور تکبر اور غرور سے بھرے ہوتے ہیں۔ اگر ایک غریب ان کو السلام علیکم کہے تو اس کے جواب میں وعلیکم السلام کہنا اپنے لئے عار سمجھتے ہیں۔ بلکہ غریب کے منہ سے اس کلمہ کو ایک گستاخی کا کلمہ اور بیباکی کی حرکت خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ پہلے زمانے کے اسلام کے بڑے بڑے بادشاہ السلام علیکم میں اپنی کوئی کسر شان نہیں سمجھتے تھے“۔ یعنی اپنی شان میں کوئی کمی نہیں سمجھتے تھے ”مگر یہ لوگ تو بادشاہ بھی نہیں ہیں پھر بھی بے جا تکبر نے ان کی نظر میں ایسا پیارا کلمہ جو السلام علیکم ہے، جو سلامت رہنے کے لئے ایک دعا ہے، حقیر کر کے دکھایا ہے۔ پس دیکھنا چاہئے کہ زمانہ کس قدر بدل گیا ہے کہ ہر شعار اسلام کا تحقیر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے“۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد23 صفحہ327)

پس آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس شعار اسلام کو اتنا رواج دیں کہ یہ احمدی کی پہچان بن جائے۔ اس کے لئے خود بھی کوشش کریں اور اپنے بیوی بچوں کو بھی کہیں ان دنوں میں، جلسہ کے دنوں میں دعاؤں کے ساتھ جہاں وقت گزار رہے ہوں گے، جلسے کی کارروائی سننے میں جہاں وقت گزار رہے ہوں گے، وہاں ہر ملنے والے کو سلامتی کی بھی دعا دیں تاکہ اس مجمع میں، یہاں جو لوگ اکٹھے ہوئے ہیں، ان میں جو دینی اور روحانی حالت کی بہتری کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں، یہاں جو آپ آپس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق رشتہ محبت و اخوت قائم کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں اس رشتے کی مضبوطی کے لئے سلامتی کی دعائیں بھی بھیجیں۔ دنیا میں ہر جگہ احمدی پاک دل کے ساتھ ایک دوسرے کو سلامتی کی دعائیں دینا شروع کر دیں تو بہت جلد اس یکجہتی اور دعاؤں کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ آپ احمدیت کی ترقی کو دیکھیں گے۔

دنیا میں آج اور جگہ بھی جلسے ہو رہے ہیں۔ ہر جگہ ان جلسوں کو سلامتی کے پیغام سے بھر دیں۔ ان ملکوں میں جب آپ اسلام کے اس امن اور سلامتی کے پیغام کو پھیلائیں گے تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ دعوت الی اللہ میں بھی آسانیاں پیدا ہوں گی، لوگوں سے رابطوں میں بھی آسانیاں پیدا ہوں گی۔

اس لئے اس ملک میں رہنے والے ہر احمدی کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ جس طرح ان لوگوں نے آپ کو اپنے ملک میں رہنے اور کمانے، اپنے حالات بہتر بنانے کی اجازت دی ہے اور ایک احسان کیا ہے کہ بہت سوں کے حالات اپنے ملک میں اتنے اچھے نہیں تھے یہاں کی نسبت تو اس احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے آپ کا فرض بنتا ہے کہ اس خوبصورت تعلیم پر عمل کرتے ہوئے جو اسلام نے آپ کو دی ہے، جس کو اس زمانے میں صحیح رنگ میں ہمارے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھا ہے۔ اس کو ان لوگوں تک پہنچائیں۔ اسلام سلامتی کا پیغام ہے، ہر احمدی کو اس کو دنیا میں پھیلانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت سے الہامات و رویا میں السلام علیکم کہہ کر خوشخبریاں دی ہیں۔ اس وقت میں ایک رؤیا پیش کرتا ہوں۔ آپ لکھتے ہیں کہ: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ اول گویا کوئی شخص مجھ کو کہتا ہے کہ میرا نام فتح و ظفر ہے اور پھر یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے أَصْلَحَ اللّٰهُ اَمْرِیْ کُلَّهٗ یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے سارے کام اپنے فضل سے ٹھیک کر دیئے۔ پھر دیکھا کہ مکان شبیہ مسجد میں ہوں (یعنی مسجد کی شکل کے مکان میں ہوں) اور ایک الماری کے پاس کھڑا ہوں اور حامد علی بھی کھڑا ہے۔ اتنے میں نظر پڑی میں نے عبداللہ غزنوی کو دیکھا کہ بیٹھے ہیں اور میرا بھائی غلام قادر بھی بیٹھا ہے تب میں نے نزدیک ہو کر ان کو السلام علیکم کہا تو انہوں نے بھی وعلیکم السلام کہا اور بہت سے دعائیہ کلمات ساتھ ملا دیئے جن میں صرف یہ لفظ محفوظ رہا یعنی ذہن میں یہی رہا کہ اَخَّرَكَ اللّٰهُ کہ اللہ تعالیٰ تیرے سارے کام ٹھیک بنا دے۔ انجام بخیر کرے۔ مگر معنے یہی یاد رہے کہ ان کے کلمات ایسے ہی تھے کہ تیرا خدا مددگار ہو، تیری فتح ہو، پھر میں اس مجلس میں بیٹھ گیا اور کہا کہ میں نے خواب بھی دیکھی ہے کسی کو میں نے السلام علیکم کہا ہے۔ اس نے جواب دیا وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَالظَّفَر“۔ (تذکرہ صفحہ249 مطبوعہ1969ء)

پس ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اللہ تعالیٰ کے اس سلام کو حاصل کرنے والے بنیں۔ یہ سلام حضرت اقدسؑ کے ساتھ آپؑ کی جماعت کو بھی ہے۔ آپؑ کا مقصد ایک پاک جماعت کا قیام تھا اور نیک انجام اس جماعت کے لئے بھی ہے جیسا کہ اس میں بتایا گیا ہے۔ لیکن ہر فرد جماعت کو سلامتی پھیلا کر انفرادی طور پر بھی ان برکات سے حصہ لینا چاہئے تاکہ فتح و ظفر کی جو خوشخبری اللہ تعالیٰ نے دی ہے اس کی برکات سے ہر ایک حصہ لے سکے۔ اس لئے میں پھر کہتا ہوں کہ اس سلامتی کے پیغام کو دوسروں تک بھی پھیلائیں اور آپس میں بھی مومن بنتے ہوئے محبت اور پیار کی فضا پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ کی ابدی جنتوں کے بھی وارث بنیں جہاں سلامتی ہی سلامتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مقدس ماہ رمضان

عبادت۔ ذکر الٰہی اور دعاؤں کا موسم بہار

(محمد عمر مبلغ انچارج سلسلہ عالیہ احمدیہ کیرلہ)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری زندگی میں ایک بار پھر عبادات، ذکر الٰہی اور دعاؤں کے گلشن روحانیت میں موسم بہار کی آمد آمد ہے۔

اس بابرکت مہینہ میں آسمان پر جنت کے دریچے کھلنے لگتے ہیں اور باران رحمت پھر پاکیزہ قلوب میں برسنے لگتی ہے۔ اس روحانیت کے موسم بہار میں ہر طرف ذکر الٰہی اور دعاؤں کا بازار گرم ہوتا ہے۔ مؤمنوں کی جبینیں بیدار راتوں میں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکنے لگتی ہیں۔

اسی بابرکت مہینہ کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خوشخبری دی ہے کہ اتاکم شهر رمضان مبارك (نسائی کتاب الصوم) کہ تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آرہا ہے یہ مہینہ بابرکت مہینہ ہے نیز فرمایا فاتقوا شهر رمضان فانه شهر الله تبارك وتعالى کہ رمضان کے مہینہ کا خاص خیال رکھو۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے جو بڑی برکتوں والا اور بہت بلند شان والا ہے۔ اس مہینہ کو سید الشہور تمام شہروں کا سردار بھی کہا گیا ہے۔

حضرت ابن جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صمت الصائم تسبيح ونومه عبادة ودعاؤه مستجاب وعمله مضاعف (کنزل العمال) یعنی روزے دار کی خاموشی بھی تسبیح ہوتی ہے اس کی نیند بھی عبادت ہے اس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں اس کے عمل کی جزاء بڑھادی جائے گی۔

عن ابی هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل شهر رمضان فتحت ابوابُ السّماء وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين (بخاری مسلم)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ رمضان کے مہینے میں سب جنتی بن جاتے ہیں اور دنیا میں کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں جہاں اور جس جس وجود میں رمضان کا مہینہ داخل ہوجاتا ہے تو وہ وجود روحانی وجود ہوجاتا ہے اور اس کیلئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور اس پر کسی صورت میں شیطان کا دخل نہیں ہوتا بالآخر وہ متقیوں کے زمرے میں شامل ہوجاتا ہے۔

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" ہر انسان کی اپنی زمین اور اپنا آسمان ہوتا ہے ہر شخص سے ذاتی طور پر اس حدیث کا تعلق ہے۔ ہر وہ شخص جو رمضان میں نیکیاں کرتا ہے اس کے لئے جنت کے دروازے کشادہ ہو جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص اس سے فائدہ نہ اُٹھائے تو اس پر اس حدیث کا کوئی اطلاق نہیں ہوتا۔

(الفضل ۲۶ فروری ۱۹۹۴ء)

رمضان المبارک کی اہمیت اور اس کی برکات کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

" شهر رمضان الذين انزل فيه القرآن سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ کہا ہے اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز سے تزکیہ نفس اور روزے سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہوجائے اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے انزل فیہ القرآن میں یہی اشارہ ہے بیشک روزے کا اجر عظیم ہے مگر امراض و اعراض اس نعمت سے انسان کو محروم کردیتے ہیں۔ (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا بلکہ ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی نازل کرنا ہے۔ مگر روزے دار کو خیال رکھنا چاہئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے ان ایام میں کھانے پینے کے خیال سے فارغ ہوکر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کرکے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اُس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قوی تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فتحیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔ (بدر ۸ جنوری ۱۹۰۷ء)

رمضان المبارک کے بابرکت روزوں کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

يايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون

یعنی اے مومنو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے ہیں تا کہ تم متقی بن جاؤ۔

اس آیت کریمہ میں تین اُمور کے بارے میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

۱۔ رمضان کے روزے خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض میں سے ہیں۔ جو شخص کسی جائز عذر اور سبب کے عمداً روزہ چھوڑ دیتا ہے یا توڑ دیتا ہے وہ گنہگار بن جاتا ہے اور مورد عذاب الٰہی ہوجاتا ہے۔

۲۔ روزوں کے بارے میں سابقہ مذاہب اور اُن کی کتب میں بھی احکام پائے جاتے ہیں۔

۳۔ روزوں کے ذریعہ تزکیہ نفس اور تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔

یہاں خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ روزوں کے بارے میں سابقہ کتب اور مذاہب میں بھی احکامات پائے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا Fasting کے تحت کہتا ہے۔

It would be difficult to name any religions system of any description in which it is wholly un recognised.

یعنی دنیا کا کوئی باقاعدہ مذہب ایسا نہیں جس میں روزے کا حکم نہ ملتا ہو بمشکل کسی ایسے مذہب کا نام ہم لے سکتے ہیں جس کے مذہبی نظام میں روزہ مطلقاً تسلیم نہ کیا گیا ہو۔ روزہ ایک مذہبی رسم کی حیثیت سے ہر جگہ موجود ہے۔

(encyclopedia Britanica vol 10 page 192)

چنانچہ جب ہم مختلف مذاہب کی تعلیمات اور احکامات کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں ہر مذہب میں کسی نہ کسی صورت میں برت یعنی روزہ کا حکم ملتا ہے ہندو جوگی چلہ کشی یعنی ۴۰ دن تک کھانا پینا ترک کرکے برت رکھتے ہیں اسی طرح جینی مذہب والے بھی ۴۰ دن روزہ رکھتے ہیں پارسی مذہب کی الہامی کتب میں بھی روزے کا ذکر موجود ہے۔ نیز یہودیوں اور عیسائیوں میں بھی روزے کی عبادت پائی جاتی ہے۔

بنی اسرائیل میں روزے کے بارہ میں حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان الله تبارك و تعالى اوحى الى نبى من بنى اسرائيل ان اخبر قومك انه ليس عبد يصوم يوماً ابتغاء وجهى الا اصححت جسمه واعظمت اجره۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی پر یہ وحی کی کہ اپنی قوم کو بتلا کہ جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر روزے رکھے گا میں اُس کی صحت اچھی کروں گا اور اُس کو بہت زیادہ اجر دوں گا۔

(کنزل العمال)

پس یہودیوں میں بھی روزے فرض تھے۔ چنانچہ جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے تو چالیس دن کا روزہ رکھا۔ خروج باب ۳۴ آیۃ ۲۸

زبور میں حضرت داؤد فرماتے ہیں۔

میں نے تو ان کی بیماری میں جب وہ بیمار تھے ٹاٹ اوڑھا اور روزے رکھ رکھ کر اپنی جان کو دکھ دیا۔

(زبور باب ۳۵ آیۃ ۱۳)

علاوہ ازیں بائبل میں حضرت یسعیاہ حضرت دانی ایل۔ حضرت یوایل نبی کے روزوں کا بھی ذکر موجود ہے۔

اسی طرح حضرت یسوع مسیح کے بارے میں انجیل بتاتی ہے کہ انہوں نے چالیس دن اور چالیس راتیں روزے رکھے۔ انجیل کہتی ہے۔

" اور چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کرکے آخر کو اس کو بھوک لگی۔ (متی باب ۵ آیت ۲)

حضرت مسیح علیہ السلام اپنے حواریوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

" جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت اُداس نہ بناؤ۔ کیونکہ وہ اپنا منہ بگاڑتے ہیں تا کہ لوگ اُن کو روزہ دار جانیں میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پاچکے بلکہ جب تو روزہ رکھے تو اپنے سر میں تیل ڈال اور منہ دھو کہ آدمی نہیں تیرا باپ جو پوشیدگی میں تجھے دیکھتا ہے تجھے اس کا بدلہ دے گا۔

(متی باب ۶ آیت ۱۶ تا ۱۸)

ایک موقعہ پر حضرت یسوع مسیح کے ایک حواری جب ایک بدروح نہ نکال سکے اور حضرت مسیح سے پوچھا کہ ہم اسے کیوں نہ نکال سکے تو آپ نے فرمایا یہ جن سوائے دعا اور روزہ کے کسی اور طرح سے نہیں نکل سکتی۔

حضرت مسیح کا یہ جواب بتاتا ہے کہ وہ ہر وقت نماز اور روزہ کی اہمیت اپنے شاگردوں کے ذہن نشین کرتے رہتے تھے۔

لیکن افسوس کہ موجودہ اناجیل میں اس آیت کو بالکل اُڑا دیا گیا ہے۔ اور انجیل مرقس ۲۹: ۹ میں یوں درج ہے۔

" یہ قسم دعا کے سوا کسی طرح نہیں نکل سکتی گویا روزہ کا ذکر سرے سے اُڑا دیا گیا ہے۔

لیکن عربی زبان کی انجیل میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی وہاں یوں درج ہے

هذا الجنس لا يمكن ان يخرج بشيئى الا بالصلوة والزكوة یعنی یہ قسم

(روحانی مرض) خاص نمازوں یعنی دعاؤں اور روزوں کے نہیں نکل سکتی۔

الغرض اسلام کی طرح گذشتہ اقوام میں بھی مختلف شکلوں میں روزے کے احکام پائے جاتے ہیں چونکہ اسلام آخری مذہب ہے اس وجہ سے اس کے روزوں کے احکام دیگر مذاہب کے روزوں کی نسبت فوقیت رکھتے ہیں۔ اسلام نے روزوں کے ہر پہلو کو خوب کھول کر اور پوری تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔

اس آیۂ کریمہ میں تیسری بات روزے کی غرض و غایت بیان کی گئی ہے۔ یعنی روزے کے ذریعہ انسان متقی بن جاتا ہے۔

قرآن کریم میں تقویٰ کا جو لفظ استعمال ہوا ہے اس کے وسیع معانی ہیں اس بارے میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔

قرآن کریم میں تقویٰ کا جو لفظ استعمال ہوا ہے اس کے بارے میں حضرت ابوھریرہؓ سے کسی نے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ کانٹوں والی جگہ پر جب گزرتے ہو تو کیا کرتے ہو انہوں نے کہا کہ یا تو اُس سے پہلو بچا کر چلا جاتا ہوں یا اس سے پیچھے رہ جاتا ہوں یا آگے نکل جاتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بس اسی کا نام تقویٰ ہے یعنی انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے مقام پر کھڑا نہ ہو اور ہر طرح اس سے بچنے کی کوشش کرے ایک شاعر ابن المعتز نے ان معنوں کو لطیف انداز میں نظم کر دیا ہے وہ کہتے ہیں:۔

خل الذنوب صغیرھا وکبیرھا
ذاك التقی / واصنع کماش فوق ارض
الشوك یحذر مایری / لا تحقرن
صغیرۃ ان الجبال من الحصی۔
(ابن کثیر)

یعنی گناہوں کو چھوڑ دے خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے یہ تقویٰ ہے اور تو اس طریق کو اختیار کر جو کانٹوں والی زمین پر چلنے والا اختیار کرتا ہے۔ یعنی وہ کانٹوں سے خوب بچتا ہے اور تو چھوٹے گناہ کو حقیر نہ سمجھ۔ کیونکہ پہاڑ کنکروں سے ہی بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۷)

حدیث میں ہے:

الصوم جنة فلا یرفث ولا یجهل وان امرء قاتله اوشاتمه فلیقل انی صائم مرّتین۔

یعنی روزہ برائیوں اور شیطانی حملوں سے بچنے کیلئے ایک ڈھال ہے۔ پس روزے دار نہ تو کوئی بیہودہ بات کرے اور نہ ہی کوئی جہالت کی بات کرے۔ اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا گالی گلوچ کرے تو دو مرتبہ اُس سے کہدے کہ انی صائم انی صائم میں روزیدار ہوں۔ میں روزے دار ہوں۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے۔

من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه (بخاری کتاب الصوم)

جو روزے کی حالت میں جھوٹ بولنے اور جھوٹے کام کرنے سے پرہیز نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو ہرگز اس بات کی پرواہ نہیں کہ وہ کھانا پینا ترک کر دیوے۔

روزہ گناہوں اور بدیوں کو جلانے کیلئے آتا ہے اور انسان کو حرام چیز تو کجا بعض حلال اور جائز کام بھی نہیں کرنے دیتا۔ اور بدیوں کے خلاف نفرت پیدا کرتا ہے۔ مگر جو روزہ رکھ کر بھی ان گناہوں سے بچنے کی کوشش نہیں کرتا تو پھر اس کا محض بھوکا پیاسہ رہنا اُسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

ایک اور موقعہ پر حضرت نبی اکرمؐ نے فرمایا من عمل سیئة اورمیٰ مؤمنا ببهتان اوشرب مسکرا فی شهر رمضان احبط الله عمله سنة فاتقوا شهر رمضان فانه شهر الله۔ (کنزل العمال)

یعنی جس نے رمضان میں جان بوجھ کر کوئی گناہ کیا یا کسی مومن پر بہتان باندھا یا کسی نشہ آور چیز کا استعمال کیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے سارے سال کے اعمال ضائع کر دے گا۔ پس تم رمضان کے بارے میں تقویٰ اختیار کرو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں عباد الرحمٰن کی جو علامات بیان فرمائی ہیں ان کو اپنانے کیلئے رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ بہت ممد و معاون ہے گویا کہ یہ مدت عباد الرحمٰن اور متقی بننے کیلئے ایک عظیم الشان training period ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:۔

جو انسان روزہ میں اپنی چیزیں خدا کیلئے چھوڑتا ہے جن کا استعمال کرنا اس کیلئے کوئی قانونی اور اخلاقی جرم نہیں تو اس سے اُسے عادت ہو جاتی ہے کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے۔ اور اُن کی طرف نہ دیکھے۔ اور جب وہ خدا کے لئے جائز چیزوں کو چھوڑتا ہے تو اس کی نظر ناجائز چیزوں پر پڑ ہی نہیں سکتی۔ (الفضل ۱۷ دسمبر ۱۹۶۶ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام روزہ کی حکمت اور حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

پھر تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔

روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسہ رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اُس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اس قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ ہمیشہ روزیدار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو، پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کیلئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۲۳-۱۲۲)

پس دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی روزے نصیب فرمائے۔ اور اس روحانی موسم بہار سے پوری طرح مستفید و فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) ☆☆☆

آپ کے خطوآپکی رائے ::

'ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے'

حال ہی میں دہلی جامع مسجد کے ''شاہی امام'' احمد بخاری سے چند اخباری نمائندوں کی بات ہوئی جن میں انہوں نے چند سوالات کئے۔ ان سوالات کے جواب قابل ملاحظہ ہیں۔ یہ انٹرویو دینک بھاسکر رائے پور میں ۲۲ر مارچ ۲۰۰۴ء کو شائع ہوا۔ اس سے شاہی امام اپنے دل میں کیا کیا اُمیدیں لئے بیٹھے ہیں سامنے آجاتی ہیں۔ مثلاً جب اُن سے یہ پوچھا گیا کہ اگر سیاسی حالات ہندوستان میں اتنے خراب ہیں تو آپ مسلمانوں کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟ تو احمد بخاری صاحب نے یہ جواب دیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کا اپنا ایک سیاسی پلیٹ فارم ہونا چاہئے۔ جس کے ذریعہ وہ اپنی باتیں سامنے رکھ سکتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ احمد بخاری صاحب اب ہوش میں آئے کہ واقعی مسلمانوں کا ایک پلیٹ فارم ہونا چاہئے۔

پھر اُن سے یہ سوال ہوا کہ جب آپ سیاسی پلیٹ فارم کی بات کرتے ہیں تو کیا مسلم لیگ جیسا پلیٹ فارم ہوگا۔ بخاری نے کہا کہ نہیں! اس پلیٹ فارم میں مسلمانوں کے علاوہ دلت اور ہندو مذہب کے دوسرے مظلوم اور دبے ہوئے لوگ بھی شرکت کریں گے۔ اور اس طرح اگر اس پلیٹ فارم میں مسلم ہندو مل جائیں تو دیش میں ایک مضبوط طاقت بن جائے گی۔ لیکن اس پلیٹ فارم میں فیصلہ کرنے کا حق صرف مسلمانوں کو ہوگا۔

اس کے بعد ایک اہم سوال کے جواب میں اپنی اصلیت اس طرح سامنے رکھ دی۔

سوال: جامع مسجد کے شاہی امام کے ناطے آپ کا اس سیاسی پلیٹ فارم میں کیا کردار رہے گا؟۔

جواب: میرے سامنے یہی بات کافی پریشانی کا باعث ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس پلیٹ فارم کو کچھ چنے ہوئے لوگ چلائیں اور میں اپنی امامت کا کام کرتا رہوں۔ لیکن دوسرے لوگوں کا ماننا ہے کہ اگر میں اس پلیٹ فارم میں شرکت نہیں کرتا تو یہ چلے گا نہیں کئی مسلمان لیڈروں نے اس طرح کی کوششیں کیں لیکن وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ اور سب سے بڑی پریشانی ہمارے سامنے پیسوں کی ہے۔

اب صاف ظاہر ہے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ عہدہ کی لالچ نہیں کرنی چاہئے اگر کوئی عہدہ کی لالچ کرتا ہے اور وہ اُسے مل بھی جاتا ہے تو وہ اس کا حق ادا نہیں کر سکتا اور اگر بن مانگے کوئی عہدہ کسی کو ملتا ہے تو فرشتے اس کی مدد کیلئے آتے ہیں۔ لیکن یہاں احمد بخاری خود عہدہ کی لالچ کر رہے ہیں کہ میرے بغیر یہ کام آسان نہیں ہوگا اور مجھے ہی لیڈر تسلیم کیا جائے اور پیسے اکٹھے کر کے میرے ہی قدموں میں رکھے جائیں اب فیصلہ کریں کہ کیا اس قسم کے آدمی اسلام کو ترقی پر لے جا سکتے ہیں؟

آخری سوال: آپ مسلم عوام کی بات کر رہے ہیں لیکن سوال یہ اُٹھتا ہے کہ مذہب میں آپکی پکڑ کتنی ہے؟

جواب: احمد بخاری نے صاف کہا کہ اتنا بڑا دیش ہے کئی فرقے کے لوگ ہیں انصاری قریشی اور ہر صوبہ میں الگ الگ رواج بھی ہے پھر دیوبندی بریلوی ہیں اسلئے کوئی بھی ایک آدمی ان میں پکڑ اپنی نہیں کر سکتا۔

اب ناظرین فیصلہ کریں کہ کیا ان لیڈروں میں اندر ہی اندر یہ تڑپ نہیں ہے کہ واقعی مسلمانوں کو ایک رسی میں بندھ جانا چاہئے؟ ایک لیڈر کے ماتحت سبھی کو رہنا چاہئے۔ ہم احمدیوں پر خدا کا خاص فضل ہے کہ اس نے ہمیں ایک امام کے تابع کیا ہے (الحمدللہ) اللہ ہم سب کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا کرے (آمین)

(حلیم احمد سرکل انچارج چھتیس گڑھ)

ضروری اعلان

فیکس کے لئے A-4 سائز کا کاغذ استعمال کریں

جملہ امراء صاحبان، مبلغین و معلمین صاحبان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مرکز قادیان میں فیکس بھجوانے کے لئے A4 سائز کا کاغذ استعمال میں لائیں۔ خصوصاً نظارت علیاء قادیان کے لئے کیونکہ اس دفتر میں جو فیکس مشین لگائی گئی ہے اس میں A4 سائز کا کاغذ استعمال ہوتا ہے۔ فیکس ہمیشہ کالی سیاہی سے لکھیں۔

جملہ امراء صاحبان، مبلغین و معلمین صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ احباب جماعت کو بھی اس امر سے مطلع کر دیں۔ A4 کاغذ کا سائز "8*11.5 ہوتا ہے۔ فیکس اگر بڑے کاغذ پر لکھا ہوا ہو تو اسے فوٹوسٹیٹ مشین سے A4 سائز میں نکلوالیں۔ نظارت علیاء قادیان کا فیکس نمبر 01872-220105 ہے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

گاہے گاہے باز خواں

کشمیر کے بعض ذی اثر احمدی خاندان اور اخبار ’اصلاح‘ کے متعلق

’تاریخ اقوام کشمیر‘ مؤلفہ محمد الدین فوق سے اقتباس

اخبار ’اِصلاح‘ سرینگر

’’**مولوی عبد الواحد** مدیر اعلیٰ اصلاح سری نگر۔ اصل سکونت میانوالی راعیاں ضلع جالندھر۔ سال پیدائش 1903ء والد کا نام منشی احمد بخش پیدا ہونے کے پانچ روز تک جب تک کہ آپ کی والدہ نے غسل صحت نہیں کیا، آپ نے دودھ نہیں پیا۔ ایک پنڈت جوتشی نے جو آپ کے والد کے دوست تھے۔ زائچہ نکال کر بتایا کہ اس لڑکے کی پیدائش کے اوقات حضرت باوا نانک کی پیدائش کے اوقات سے ملتے ہیں۔ یہ عوام کی بہتری کے لئے لمبے لمبے سفر کرے گا آپ کے والد اُن دنوں ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ نہر میں ملازم تھے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم خانقاہ ڈوگراں میں ہوئی۔ چونکہ آپ کے والد احمدی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اس لئے بعد میں آپ نے قادیان میں تعلیم حاصل کی۔ آپ کچھ عرصہ مدرسہ احمدیہ قادیان اور بعد میں دہلی میں ٹیچر بھی رہے۔ پھر سہارنپور میں ڈسٹرکٹ سکاؤٹ ماسٹر (ڈپٹی کیمپ ڈائرکٹر سکاؤٹنگ) مقرر ہوئے اپریل ۱۹۳۶ء میں میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ قادیان نے آپ کو ایڈیٹر اصلاح مقرر کیا۔ جس وقت آپ ایڈیٹر مقرر ہوئے، اخبار اصلاح کچھ عرصہ کے بعد بند ہو چکا تھا۔ آپ کی محنت اور تگ و دو سے یہ اخبار ترقی کر کے کشمیر میں خاص حیثیت حاصل کر گیا۔ آپ نے ریاست کشمیر کے مختلف حصوں اور دشوار ترین علاقوں کے پاپیادہ دورے کئے ہیں۔ یہاں تک کہ لداخ جیسے دور دراز علاقہ تک بھی پہنچے ہیں۔ اور اس طرح اس جوتشی کی پیشگوئی پوری کی ہے جو اس نے آپ کی پیدائش کے وقت کی تھی آپ کو ریاست کے اخبار نویسوں میں ایک خاص حیثیت حاصل ہے۔ آپ مسلسل اڑھائی سال کشمیر جرنلسٹ ایسوی ایشن کے پریذیڈنٹ رہے ہیں۔

مسٹر محمد امین قریشی منیجر اخبار اصلاح۔ سکونت سری نگر کشمیر آپ اپنے ابتدائی ایام میں جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کے مبلغ خواجہ کمال الدین لاہوری کے ساتھ برما، جاوا، سماٹرا اور انگلستان میں رہے ہیں۔ آپ نے یورپ اور ایشیاء کے بعض اور ممالک کا بطور خود سفر بھی کیا ہے۔ خواجہ صاحب کے کام سے علیحدہ ہوکر آپ کچھ عرصہ تجارت کرتے رہے۔ علیحدگی کی وجہ غالبًا یہ تھی کہ آپ نے ورکنگ مشن کے متعلق بعض سربستہ انکشافات اخبار الفضل قادیان میں شائع کرا دیئے تھے۔ آپ کا تعلق اب قادیانی جماعت سے ہے۔ ۱۹۳۱ء کی تحریک کشمیر میں آپ نے اپنا متعلقہ کام نہایت خاموشی سے کیا ہے۔ اسی لئے پبلک آپ سے اُس وقت زیادہ روشناس نہیں ہو سکی۔ ۱۹۳۳ء میں آپ نے اخبار ’کشمیر جدید‘ میں جو راقم کی ادارت میں سری نگر سے شائع ہوتا تھا۔ کچھ عرصہ کام کیا ہے ۱۹۳۴ء میں میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے آپکو اخبار اصلاح کا منیجر مقرر کیا۔ اس وقت سے آپ اپنے عہدہ کے فرائض پوری تندہی سے بجالا رہے ہیں۔

ایم عبد الرحمن جامی کاتب اصلاح۔ آپ شوپیاں کے قریب کے رہنے والے ہیں۔ قادیان میں رہ کر کتابت سیکھی کچھ عرصہ لاہور اور حیدرآباد دکن میں رہے آخر وطن کی محبت کشمیر کھینچ لائی۔ اور سری نگر آکر کام کرنے لگے۔ ۱۹۳۴ء سے یہ اخبار اصلاح کے مستقل کاتب چلے آرہے ہیں۔ اصلاح کے ایڈیٹر نے آپ کے نام کی مناسبت سے آپ کو جامی کا خطاب دیا ہوا ہے۔ اصلاح میں مزاحیہ کالم آپ ہی کے نام سے جام جم کے زیر عنوان شائع ہوا کرتا ہے۔

محی الدین مددگار کارکن اصلاح آپ مچھ بون کے قریب کے ایک گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ آپ پہلے تجارت کرتے تھے مگر نقصان ہو جانے کے باعث انہیں چھوڑنا پڑا۔ آپ 1937 سے دفتر اصلاح میں کام کرتے ہیں۔ اخبار اصلاح ۱۹۴۴ء میں کشمیر ریلیف فنڈ قادیان کی طرف سے جاری کیا گیا کشمیر ریلیف فنڈ کا صیغہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ قادیان کے زیر نگرانی کام کرتا ہے۔ یہ اخبار مسلم حلقوں میں خاص طور پر پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا اور پڑھا جاتا ہے اس میں بعض عمدہ علمی سلسلہ ہائے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس کی اشاعت کا دائرہ بہت وسیع ہے۔

گلکار خاندان

کشمیر میں سب سے پہلے جن دو جلیل القدر بزرگوں کے اسمائے مبارک کے ساتھ گل کار کا لفظ آتا ہے۔ ان میں حضرت سید محمد لورستانی تھے۔ جو حضرت میر محمد ہمدانی خلف حضرت میر سید علی ہمدانی کے رفقاء میں تھے۔ اور جنہوں نے سلطان سکندر کے زمانہ میں استادان شہر اور معماران دہر کے ساتھ مسجد جامع کی تکمیل میں حصہ لیا تھا۔ آپ بڑے خدا پرست بزرگ تھے اور صاحب تاریخ خواجہ اعظمی کی تحریر کے مطابق بے مزد و بے اجرت کام کیا کرتے تھے۔ وفات ۳ ربیع الثانی ۸۵۵ھ بزمانہ سلطان بڈشاہ۔ دوسرے بزرگ کا نام خواجہ صدر الدین خراسانی تھا۔ جن کے متعلق تاریخ خواجہ اعظمی میں لکھا ہے۔ ’’از اکابر اولیا بود‘‘ انہی کے متعلق تاریخ کبیر کشمیر کا مصنف لکھتا ہے ’’بہ مرافقت حضرت سید محمد بورستانی کار گل کاری مسجد جامع بدوں اجرت نے فرمود‘‘

وفات ۲۲ ربیع الاول ۸۵۷ھ بزمانہ سلطان بڈشاہ ان میں سید محمد جولورستان کے رہنے والے تھے۔ سید تھے اور صدر الدین جو خراسان کے باشندے تھے۔ اپنے احترام کی وجہ سے خواجہ تھے ان کی صحیح ذات کا پتہ نہیں چل سکا۔

اس لحاظ سے گلکار کوئی ذات نہیں ہے۔ بلکہ عرف عام ہے جو کسی شخص کے ساتھ اس کے پیشہ یا کاروبار کی وجہ سے اس کے نام کا جزو چلا آتا ہے۔

آج سے بیس بائیس سال پیشتر خواجہ محمد خضر گلکار سرینگر میں ایک درویش صفت بزرگ تھے۔ جو قریبًا سو سال کی عمر میں وفات پا چکے ہیں ان کا خاندان جس کی ابتدا علاقہ کولگام سے بتائی جاتی ہے دو سو سال سے سرینگر میں آباد ہے۔ خواجہ محمد خضر کو فن تعمیرات ورثہ میں ملا تھا۔ اور اپنی واقفیت اور تجربہ کی بنا پر وہ تعمیرات کا ٹھیکہ بھی لیا کرتے تھے ان کے سات فرزندوں میں استاد حبیب اور ماسٹر غلام محمد وفات پا چکے ہیں۔ استاد حبیب فارسی عربی خواندہ تھے آج سے قریبًا دس سال قبل بعمر ستر سال انتقال فرما گئے۔ ان سے چھوٹے غلام محمد اوورسیر مرحوم انگریزی اردو فارسی میں اچھی آگاہی رکھتے تھے۔ وہ اوورسیر تھے لیکن بعد میں تارک الدنیا ہوکر بعمر ساٹھ سال وفات پا گئے۔ باقی پانچ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ خواجہ محمد صدیق عمر ۶۵ سال فارسی عربی خواندہ ہیں۔ ۲۔ خواجہ غلام احمد انگریزی سے بھی واقف ہیں۔ یہ دونوں بھائی ٹھیکہ داری کا کام بھی کرتے ہیں۔ ۳۔ خواجہ غلام رسول معماری کا کام کرتے ہیں۔ چوتھے فرزند خواجہ غلام نبی گلکار کا علیحدہ ذکر ہوگا۔ پانچویں فرزند خواجہ محمد مقبول محکمہ مال میں اوورسیر ہیں۔

خواجہ غلام نبی مارچ ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئے ابھی آٹھ دس سال کے تھے کہ ان کے والد فوت ہو گئے۔ آج سے قریبًا چوتھائی صدی پیشتر اور اس کے بعد بھی عرصہ تک سری نگر میں مولوی محمد عبداللہ وکیل سابق احمدی حال بہائی کے درس کا بڑا چرچا رہا ہے۔ خواجہ غلام نبی اور ان کے چند ہم عمر اور ہم جماعت لڑکے مولوی صاحب کے درس میں شامل رہا کرتے تھے۔ مولوی صاحب چونکہ احمدی تھے اور وفات مسیح کے قائل تھے۔ یہی باتیں خواجہ غلام نبی اور ان کے ایک ہم جماعت حکیم علی محمد ولد حکیم غلام مصطفیٰ کے دل و دماغ میں راسخ ہوگئیں۔ اور اسلامیہ ہائی سکول میں بھی جہاں وہ پڑھا کرتے تھے ان کی اپنے ہم جماعتوں میں یہی بحث جاری رہتی ان ایام میں انجمن نصرت الاسلام سرینگر، جس کے تحت یہ سکول ہے پریذیڈنٹ میر واعظ مولانا احمد اللہ مرحوم تھے۔ انہوں نے ان دونوں طالبعلموں کو سکول سے نکلوا دیا۔ انہی دنوں مفتی محمد صادق آف قادیان بھی سرینگر میں قیام فرماتے ان کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو انہوں نے ان دونوں کو پرتاپ ہائی سکول میں داخل کرادیا۔ اور وہیں سے ان دونوں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ پھر آپ 1924 میں مولوی عصمت اللہ مقیم سرینگر کے ہمراہ لاہور آئے جہاں آپ مولانا صدر الدین سے قرآن کریم کا درس لیتے رہے۔ عربی کی تعلیم بھی وہیں حاصل کی 1932 میں آپ قادیان گئے وہیں آپ نے مولانا زین العابدین ولی اللہ شاہ اور مولانا عبد الرحیم درد کی موجودگی میں میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ اپنے خاندان میں پہلے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ جنہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری حاصل کی ہے۔ آپ 1935ء سے 1941ء تک جماعت احمدیہ سرینگر کے پریذیڈنٹ رہے۔ اور اب 1941ء سے اس وقت تک جماعت احمدیہ سرینگر کے جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری امور عامہ و خارجہ ہیں۔

راجہ محمد اکبر خان بمبہ یاری پورہ

راجہ محمد اکبر خاں راجہ شیر احمد خاں کے فرزند سوم تھے 1927 میں بعمر قریبًا ستر سال یاری پورہ میں فوت ہوگئے۔ آپ کے فرزند کلاں کا نام راجہ ولی محمد خان ہے۔ جو مقامی جماعت احمدیہ کے صدر ہیں۔ اور ’’پدرم سلطان بود‘‘ کے مقولہ کو نظر انداز کر کے اپنی زمینداری اور جاگیر کے علاوہ تجارتی کاروبار میں بھی منہمک رہتے ہیں اور فن طبابت وحکمت سے بھی لوگوں کو فیض پہنچا رہے ہیں آپ کے دو فرزند ہیں نصر اللہ خان و بشیر اللہ خان دونوں آپ کے ساتھ تجارت میں بھی مشترک ہیں نصر اللہ خان یہاں کے برانچ پوسٹ ماسٹر ہیں۔ اور پنچایت یاری پورہ کے سیکرٹری بھی ہیں آپ کو راجہ عبد الرحمٰن خان رینج آفیسر نبیرہ راجہ شیر احمد خان نے بچپن ہی سے پسر پروردہ کی طرح اپنے ہاں رکھ کر آپ کی تعلیم و تربیت اور پرورش کی ہے۔ اور پھر مزید شفقت کے اظہار میں اپنی لڑکی کی شادی بھی ان سے کردی ہے۔ آپ کے تین فرزند ہیں۔ عنایت اللہ خان، امان اللہ خان۔ ظفر اللہ خان۔ رحمت اللہ خان راجہ ولی محمد خان کے فرزند خورد بشیر اللہ خاں کا ایک لڑکا ہے۔ اور اس کا نام ظہر اللہ خان ہے۔

بدر کی مالی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں

چوتھی پندرہ روزہ تربیتی کلاس
برائے نومبائعات پنجاب ہماچل ہریانہ واُترانچل

منعقدہ ۱۱جون تا ۲۵ جون 2004

صوبہ پنجاب ہماچل ہریانہ اور اُترانچل کی نومبائعات کی چوتھی پندرہ روزہ تعلیم القرآن تربیتی کلاس نظارت اصلاح وارشاد کے تحت مورخہ 11 تا 25 جون کو منعقد ہوئی۔

اس کلاس میں 87 ممبرات شامل ہوئیں۔ان کی رہائش کا انتظام نصرت گرلز سکول میں کیا گیا تھا۔11 جون بروز جمعۃ المبارک صبح 9 بجے کلاس کا افتتاح مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کے زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور پنجابی ترجمہ عہد نامہ و نظم کے بعد صدر اجلاس نے اس کلاس کے منعقد کرنے کی غرض وغایت بیان کی۔

مورخہ 12 جون تا 23 جون صبح ساڑھے آٹھ تا 1.30 بجے باقاعدہ کلاسز لگتی رہیں۔کلاس کے تعلیمی نصاب کے علاوہ بچیوں کو نظم پڑھنی سکھائی گئی۔17 جون شام کو کھیلوں کے مقابلے بھی کروائے گئے۔ 19 جون شام ساڑھے پانچ بجے قادیان کی ممبرات کے ساتھ نومبائعات کا کلو اجمیعا کیا گیا۔23 جون کو شام ان بچیوں کا مقابلہ نظم خوانی ہوا۔جس میں معیار اوّل کی 16 معیار دوئم کی 14 اور معیار سوئم کی 6 نومبائعات نے حصہ لیا۔

جن بچیوں نے مقرر کردہ مکمل نصاب یاد کر لیا تھا ان کو اربعین اطفال مکمل یاد کرنے کے لئے کہا گیا۔24 جون کو امتحان لیا گیا۔مورخہ 25 جون بعد نماز عصر بیت النصرت کے احاطے میں اختتامی پروگرام زیر صدارت محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ ہوا محترمہ لمۃ الحکیم صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی اور خاکسار نے پنجابی ترجمہ سنایا محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی قیادت میں عہد نامہ دوہرانے کے بعد نظم پڑھی گئی۔اس کے بعد معیار اوّل کا کوئز پروگرام کیا گیا۔جس میں 3 ٹیمیں تھیں ہر ٹیم میں 6 ممبرات تھیں۔اس کلاس کے دوران ممبرات کو اسلام واحمدیت کے تعلق سے سو کے قریب سوالات دیئے گئے تھے جو بچیوں نے بہت اچھی طرح یاد کئے۔ازاں بعد معیار دوئم کی بچیوں کا انفرادی کوئز مقابلہ کیا گیا۔بعدہ اس کلاس کی مختصر رپورٹ خاکسار نے پیش کی۔اور آخر میں محترمہ صدر اجلاس نے تمام پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے۔

رات کو ان ممبرات نے پردے کی رعایت سے مردانہ اختتامی پروگرام سنا خدا کرے کہ ان پندرہ دنوں میں ان ممبرات کو جو کچھ سکھایا گیا وہ اس کو یاد رکھنے والی بنیں اور سچی اور پکی احمدی بن جائیں۔آمین۔

(بشریٰ چیمہ۔صوبائی صدر پنجاب ہماچل لجنہ اماء اللہ بھارت)

تربیتی اجلاس مجلس انصار اللہ سونگڑہ

مورخہ 3.6.04 کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ سونگڑہ میں مجلس انصار اللہ سونگڑہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس مکرم میر کمال الدین صاحب زعیم مجلس کے زیر صدارت ہوا،مکرم شیخ بلال احمد صاحب نے تلاوت کی مکرم زعیم صاحب نے حاضرین سمیت انصار اللہ کا عہد دہرایا اور مکرم میر مسرور علی صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی اس کے بعد مکرم عبد القادر صاحب مکرم میر عبد الحمید متعلم جامعہ احمدیہ قادیان مکرم سید سیف الدین صاحب مکرم شیخ صباح الدین صاحب متعلم جامعہ احمدیہ خاکسار سید انوار الدین اور مکرم مولوی مبارک احمد صاحب تقویٰ انسپکٹر بیت المال آمد اور مکرم میر کمال الدین زعیم مجلس نے تربیت کے مختلف پہلو بیان کئے آخر میں مکرم میر عبد الرحیم صاحب صدر جماعت نے تقریر کی۔صدارتی خطاب ودعا کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا آخر میں تمام حاضرین مجلس کی چائے وبسکٹ سے تواضع کی گئی۔(سید انوار الدین احمد)

دوسرا سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بہار

مورخہ 13 جون 2004ء بروز اتوار بھاگلپور میں مجلس خدام الاحمدیہ بہار کا سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں خدام واطفال شریک ہوئے نئی جماعتوں کے نومبائعین خدام واطفال نے بھی اس اجتماع میں حصہ لیا۔افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم مسعود عالم صاحب نے کی۔تلاوت قرآن مکرم حافظ دیدار الحق معلم نے کی۔پھر ترانہ خدام احمدیت پڑھا گیا۔اس کے بعد خاکسار قائد صوبائی بہار نے افتتاحی خطاب کیا۔پھر دعاء کی گئی اجلاس کی کاروائی جاری رکھتے ہوئے خدام واطفال کے دینی مقابلہ جات وکوئز ہوئے۔اختتامی تقریب میں صدارتی خطاب مکرم ہارون رشید صاحب نے کیا خاکسار نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔مقابلہ میں اوّل۔دوئم وسوئم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے اس اجلاس میں انصار نے بھی شرکت کی دعا کے ساتھ دوسرا صوبائی اجتماع بہار اختتام پذیر ہوا۔اللہ تعالیٰ ہماری حقیری مساعی کو بابرکت بنائے اور ہر لحاظ سے جماعت کی ترقی کا موجب بنے۔(انوار اللہ فضل احمد صوبائی قائد خدام الاحمدیہ بہار)

بلار پور سرکل مہاراشٹر کی تبلیغی وتربیتی سرگرمیاں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بلار پور سرکل میں احمدیت دن بدن ترقی کر رہی ہے۔بلار پور شہر وگردونواح کے علاقہ میں کرایہ پر دار التبلیغ میں کام جاری ہے۔گاؤں مرکل میٹا میں جماعت کی طرف سے مسجد ودار التبلیغ تعمیر ہو چکا ہے۔اور حال ہی میں بلار پور شہر اور گاؤں اپے جھری میں اس غرض کیلئے دو پلاٹ خریدے گئے ہیں۔اللہ تعالیٰ دونوں پلاٹ جماعت کیلئے مبارک کرے۔آمین۔

ہفتہ مال::۔نومبائعین کو زیادہ سے زیادہ مالی جہاد میں شامل کرنے کیلئے اور احباب جماعت کو انفاق فی سبیل اللہ کی ضرورت واہمیت نیز اسکے فیوض وبرکات کے تعلق سے ہمیشہ سمجھایا جاتا ہے اور اس کام کو منظم ومستحکم کرنے کی غرض سے سرکل ہذا میں مورخہ 13.7.04 تا 20.7.04 ہفتہ مال منایا گیا۔

تبلیغی جلسہ:: احمدیت کی دن بدن ترقی سے مخالفت کا سلسلہ بھی جاری ہے۔مخالفین،احمدیت کو بدنام کرنے کیلئے پورے علاقہ میں پرزور کوشش کر رہے ہیں۔گاؤں گاؤں جاکر لوگوں کو بہکا رہے ہیں۔نیز جماعت کی مخالفت میں پرچہ جات شائع کرکے تقسیم کر رہے ہیں۔چنانچہ جماعت کی طرف سے ڈونگر گاؤں میں مورخہ 17.7.04 کو ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا اس جلسہ میں ظہور امام مہدی اور عقائد احمدیت کے تعلق سے لوگوں کو بتایا گیا جلسہ کے اختتام پر مجلس سوال وجواب کا پروگرام رکھا گیا۔اور اسمیں زیر تبلیغ احباب وغیر احمدی افراد کے سوالات کے جوابات دئے گئے جلسہ میں اردگرد کے نومبائعین جماعتوں میں سے کثرت سے نومبائعین نے شرکت کی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب ہوا۔

چندر پور ضلع کے ساتھ منسلک ضلع گڑچرولی میں تربیتی وتبلیغی کام جاری ہے جس کے لئے مولوی شیخ فرقان احمد معلم سلسلہ نے اہم کردار ادا کیا ہے۔اللہ تعالیٰ موصوف کو مزید خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

مجلس عاملہ کا قیام :: نومبائعین کو جماعت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ متعارف کرانے اور ان کو جماعتی نظام کا فعال حصہ بنانے کیلئے تمام جماعتوں میں مجلس عاملہ کا قیام کیا گیا ہے۔اور منتخب ممبران کے اسماء بغرض منظوری مرکز ارسال کر دیئے گئے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو ان کے عہدے مبارک کرے اور مقبول خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے۔احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں احمدیت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی سے نوازے اور مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے۔آمین

(شیخ اسحاق احمد سرکل انچارج بلار پور سرکل مہاراشٹر)

تربیتی جلسہ بمقام میرا روڈ

حلقے واری تربیتی جلسے منعقد کرنے کے سلسلہ کی کڑی کے طور پر موضع میرا روڈ میں بمکان مکرم محمود احمد صاحب سمیع اللہ صدر جماعت ممبئی کی صدارت میں مورخہ 18 جولائی 04 بروز اتوار بعد نماز عصر جلسہ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد مکرم پرویز احمد خان صاحب سیکرٹری تعلیم وتربیت ممبئی اور خاکسار نے تقریر کی۔ جماعت ممبئی کو خاکسار نے مکرم صدر صاحب کے مشورہ وہدایت سے پانچ حصوں میں تقسیم کرکے اس کی تربیت کا کام شروع کیا ہے۔آخر میں مکرم صدر صاحب ممبئی نے مختصر سا خطاب فرمایا اور دعا کرائی بعد دعا نماز مغرب وعشاء جمع کروائی گئی اور اس موقع پر حاضرین کی چائے سے تواضع کی۔اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو مقبول بنائے۔

تربیتی جلسہ نالاسوپارہ ممبئی

مورخہ ۱۱ جولائی بروز اتوار بعد نماز عصر ایک تربیتی جلسہ مکرم مبشر احمد صاحب آف نالہ سپارہ کے مکان پر اُنکی ہی صدارت میں منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد مکرم غلام طیب خان صاحب مکرم سید شکیل احمد اور خاکسار نے تقریر کی اس جلسہ میں ۱۶ افراد نے شرکت کی جبکہ دو احباب زیر تبلیغ تھے۔ذیلی تنظیموں نے بھرپور حصہ لیا۔بعد دعا جلسہ اختتام کو پہنچا۔مکرم مبشر احمد صاحب نے حاضرین کی خاطر تواضع بھی کی۔اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو نافع الناس بنائے۔ (سید طفیل احمد مبلغ سلسلہ ممبئی)

جماعت احمدیہ (ملم پلی) میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۷ جولائی ۲۰۰۴ء کو شام چھ بجے زیر صدارت مکرم راج محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ (ملم پلی) تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ ملم پلی نے تقاریر کیں اس جلسہ میں مرد وزن و بچے کل چالیس افراد نے شرکت کی سب کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے۔(شیخ تنویر الدین شاہ نائب سرکل انچارج کریم نگر)

اخبار بدر میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ساؤتھ افریقن ممالک کے
پہلے ریجنل جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

(ظہیر احمد کھوکھر ۔ مبلغ سلسلہ ساؤتھ افریقہ)

ساؤتھ افریقن ممالک یعنی ساؤتھ افریقہ، سوازی لینڈ، لیسوتھو اور نمیبیا کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ ان ممالک کا پہلا ریجنل جلسہ سالانہ یکم مئی 2004ء کو جنوبی افریقہ کے سب سے بڑے اور مرکزی شہر جوہانسبرگ میں منعقد ہوا۔ الحمد للہ

ساؤتھ افریقہ میں یوں تو جماعت احمدیہ کا قیام کافی عرصہ قبل ہو چکا تھا لیکن یہاں کے نسلی امتیاز کے قوانین کی وجہ سے مرکزی مبلغین کی باقاعدہ آمد نہ ہو سکی۔ 1994ء میں اس ملک کو آزادی حاصل ہوئی اور نسلی امتیاز کے قوانین ختم ہوئے اور اقلیت سفید فام باشندوں کی جگہ اکثریت سیاہ فام باشندوں کی حکومت قائم ہوگئی اور ہمارے مرکزی مبلغین بھی یہاں آنا شروع ہوئے اور اسی ملک کے تحت براعظم افریقہ کے تین جنوبی ممالک ساؤتھ افریقہ کے سپرد کئے گئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی عالمی بیعت کے ٹارگٹ کے نتیجہ میں ان تینوں ممالک میں احمدیت کا پودا لگا اور خدا کے فضل سے کثرت سے بیعتیں حاصل ہونا شروع ہوگئیں۔ جنوبی افریقہ میں جماعت کا ہیڈ کوارٹر کیپ ٹاؤن میں واقع ہے اور یہ اس ملک کا انتہائی جنوب مغربی کنارہ ہے اور براعظم افریقہ کا انتہائی جنوبی کنارہ ہونے کے ساتھ ساتھ دنیا کا بھی کنارہ ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ گزشتہ چالیس سال سے یہاں منعقد ہو رہا ہے۔

ہمسایہ ممالک خصوصاً سوازی لینڈ اور لیسوتھو (Lesotho) میں جماعت احمدیہ قائم ہو جانے کی وجہ سے انکی تربیت کے لئے ضروری سمجھا گیا کہ وہ بھی کثرت سے جلسہ میں شامل ہوں۔ اور جماعت احمدیہ کے بھائی چارہ اور آپس کی محبت کے ماحول کو دیکھیں۔ اگرچہ گزشتہ سالوں سے ان ممالک کے چند افراد کیپ ٹاؤن جلسہ میں شامل ہوتے رہے لیکن دور (یعنی سوازی لینڈ دو ہزار کلومیٹر اور لیسوتھو 12 سو کلومیٹر) ہونے کی وجہ سے اکثر افراد محروم رہ جاتے تھے۔ چنانچہ ان افراد کو اس روحانی ماحول سے فیضیاب کرنے کی خاطر یہ فیصلہ کیا گیا کہ جوہانسبرگ مرکزی شہر میں ایک ریجنل جلسہ منعقد کیا جائے اور خصوصاً ان دونوں ممالک جہاں نو احمدیوں کی تعداد زیادہ تھی سے اس مرکزی شہر کا فاصلہ پانچ صد کلومیٹر تھا۔ چنانچہ دونوں ممالک کے مشنریز کے مشورہ کے بعد مورخہ یکم مئی 2004ء کو ریجنل جلسہ کی تاریخ کا اعلان کر دیا گیا۔ یہ چونکہ جوہانسبرگ مشن ہاؤس میں پہلا بڑا اجتماع تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام افراد جماعت نے نہایت محنت، جانفشانی اور بشاشت کے ساتھ کئی دن پہلے اسکی تیاری شروع کر دی تھی اور مشن ہاؤس میں جلسہ گاہ کی خاطر درختوں کی کٹائی اور صفائی، وقار عمل کے ذریعہ کی گئی۔ اور اسی طرح مشن ہاؤس کے رنگ و روغن کا کام بھی وقار عمل کے ذریعہ کیا گیا اور تمام افراد جماعت میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑنے لگی۔

بالآخر وہ تاریخی لمحات آن پہنچے جب ہمسایہ ممالک کے نو احمدی پہلی بار کسی جلسہ سالانہ میں ایک وفد کی صورت میں جوہانسبرگ پہنچے۔ 30 اپریل شام چھ بجے لیسوتھو کا وفد شہر میں داخل ہوا۔ وہاں سے مکرم صدر صاحب جماعت کی رہنمائی میں یہ وفد مشن ہاؤس پہنچا۔ مشن ہاؤس میں خاکسار اور دیگر افراد جماعت نے ان کا پُرتپاک استقبال کیا اور کچھ ہی دیر بعد سوازی لینڈ کا وفد بھی مشنری صاحب اور علاقہ کے چیف کے ہمراہ مشن ہاؤس پہنچ گئے اور انکا پُرجوش استقبال کیا گیا۔ اس کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور بعد ازاں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی گئیں۔ ان تمام مہمانوں کی رہائش کا انتظام مشن ہاؤس اور قریبی احمدی گھر میں کیا گیا تھا۔

یکم مئی کو نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس دیا گیا۔ اور ساتھ ساتھ لیسوتھو ملک کی زبان میں ترجمہ بھی کیا جاتا رہا۔ درس کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں ناشتہ پیش ہوا۔ دس بجکر تیس منٹ پر جلسہ کی کاروائی مکرم رشید یارگ صاحب، نیشنل سیکرٹری مال کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

اجلاس اول کی پہلی تقریر امریکہ سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان کی تھی جو ساؤتھ افریقہ میں بزنس کر رہے ہیں۔ انکی تقریر کا موضوع ''مسیحیت سے اسلام کی طرف سفر'' تھا اور انہوں نے نہایت موثر رنگ میں اپنے احمدی ہونے کا ذکر کیا اور مسیحیت اور اسلام کا موازنہ بھی کیا۔ تمام تقاریر کا دو زبانوں میں ساتھ ساتھ ترجمہ بھی کیا جاتا رہا۔ ان کے بعد دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر حماد عاصم صاحب کی تھی انکا موضوع ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے چند واقعات'' تھا۔ اس طرح دو پہر ایک بجے اجلاس اوّل کا اختتام ہوا لجنہ کا علیحدہ اجلاس بھی منعقد ہوا۔ جس کی صدارت محترمہ ڈاکٹر عالیہ عصمت صاحبہ نے کی۔

جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی صدارت خاکسار ظہیر احمد کھوکھر نیشنل پریذیڈنٹ و مشنری انچارج نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد اردو نظم پڑھی گئی۔ اور پہلی تقریر بعنوان ''جلسہ سالانہ کی اہمیت'' مکرم عباس بن سلیمان صاحب مشنری سوازی لینڈ کی تھی۔ دوسری تقریر مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب کی تھی۔ انکا موضوع ''آنحضرت ﷺ کا طرز زندگی'' تھا۔ اس کے بعد دو معزز مہمان مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ایک مجلس سوال و جواب بھی منعقد کی گئی۔ تقریباً دو گھنٹے مجلس جاری رہی۔ سوالات کا جواب دینے کے لئے مکرم داؤد صادق صاحب مشنری لیسوتھو، عباس بن سلیمان صاحب، ڈاکٹر حماد عاصم صاحب اور خاکسار پینل کے ممبر تھے۔ آخر پر مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب نے تمام مہمانوں اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے اختتامی خطاب کے طور پر حضرت مسیح موعودؑ کی دعائیں جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے پڑھ کر سنائیں اور جلسہ سالانہ کی اہمیت کو بیان کیا اور اختتامی دعا کروائی۔ اس طرح ساؤتھ افریقن ممالک کی تاریخ کا پہلا ریجنل جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔ اس جلسہ میں 9 ممالک سے احباب نے شرکت کی۔

جلسہ کے بعد مختلف احباب سے ان کے تاثرات معلوم کئے گئے۔ تمام مہمان خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت خوش تھے اور بیان کے لئے پہلا موقعہ تھا کہ وہ کسی مسلم اجتماع میں شامل ہوئے تھے۔ بعض نے تو یہ بیان کیا کہ یہاں آنے سے قبل ہمیں بعض لوگوں نے روکنے کی کوشش کی کہ تم لوگ مسلمانوں کے ساتھ جا رہے ہو۔ یہ تم کو مار دیں گے۔ لیکن ہم نے ان کی کوئی پرواہ نہیں کی اور ہمیں جلسے کا شوق یہاں کھینچ لایا اور ہم حیران ہیں کہ کسطرح مختلف رنگوں اور مختلف زبانوں والے لوگ نہایت محبت سے ایک دوسرے سے مل رہے ہیں۔

بعض لوگوں نے کہا کہ یہ پہلی دفعہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ براؤن رنگ والے (یعنی انڈین، پاکستانی) سیاہ فام لوگوں سے اتنی محبت سے مل رہے ہیں۔ سوازی لینڈ کے ایک علاقے کے چیف اور انکی بیوی سے ان کے تاثرات پوچھے تو کہنے لگے کہ اب ہم اگلے جلسے کا انتظار کر رہے ہیں کہ کب ہم دوبارہ جلسہ پر آئیں گے اور ہم بہت خوش ہیں۔

2 مئی کو سوازی لینڈ اور لیسوتھو کے وفود واپس اپنے اپنے ملکوں کو روانہ ہوگئے۔ اس موقعہ پر تمام حاضرین اور مہمانوں کے گروپ فوٹوز بھی بنائے گئے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بجّلُوا الْمَشَائِخ
بزرگوں کی تعظیم کرو
طالب دعا: کے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینٹنگ لین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
NAVNEET JEWELLERS
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion Leather Products & General Order Suppliers & Importers.
Office : 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara, Near Star Club, Calcuta -700039
Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد
ریلوے روڈ 0092-4524-214750
اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 0092-4524-212515

نماز جنازہ

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 5 اگست 04 کو مسجد فضل لندن کے احاطہ میں درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر: (۱) مکرمہ سردار بیگم صاحبہ (والدہ مکرم نثار احمد بٹ صاحب سیکرٹری مال یوکے)

مکرمہ سردار بیگم صاحبہ 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک، ملنسار، اپنوں اور غیروں سب کی بہتری کا خیال رکھنے والی اور جماعتی تحریکات میں حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔

(۲) مکرمہ امۃ الرشید قمر صاحبہ (اہلیہ مکرم شمیم احمد شمس صاحب بھٹی)

مکرمہ امۃ الرشید قمر صاحبہ مورخہ 4 اگست 2004ء کو بعمر 57 سال لمبی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. مرحومہ اللہ کے فضل سے بہت نیک، پابند صوم وصلوٰۃ اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص احمدی خاتون تھیں۔ قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے میں نمایاں کام کی توفیق پائی۔ ایم ٹی اے میں بھی لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ اپنے حلقہ میں چھ سال تک لجنہ کی صدر رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: (۱) مکرم کمانڈر ڈاکٹر آغا عبداللطیف صاحب

مکرم کمانڈر ڈاکٹر آغا عبداللطیف صاحب مورخہ 8 مئی 2004ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. مرحوم مکرم میاں عبدالرحیم صاحب سیالکوٹی کے پوتے اور مکرم میاں عبدالرزاق سیالکوٹی صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے بیٹے تھے۔ آپ زرعی کالج لائلپور اور بعد میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے منسلک رہے۔ آپ کو کچھ عرصہ کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے استاد بننے کا شرف بھی حاصل رہا۔

(۲) مکرمہ سعیدہ صبیحہ صاحبہ

مکرمہ سعیدہ صبیحہ صاحبہ مورخہ 13 اکتوبر 2003ء کو بقضائے الٰہی کینیڈا میں وفات پا گئیں تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت منشی محبوب عالم صاحبؓ کی پوتی اور قاضی محمود احمد صاحب مرحوم کی بڑی بہو تھیں۔ آپ دس سال تک اپنے حلقہ کی جنرل سیکرٹری اور پانچ سال تک صدر لجنہ رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(۳) مکرمہ نور جہاں بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی درویش قادیان)

مکرمہ نور جہاں بیگم صاحبہ مورخہ 22 مئی 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ مکرم اسماعیل نوری صاحب مقیم جرمنی کی والدہ تھیں۔ مرحومہ نہایت نیک اور شفیق خاتون تھیں۔

(۴) مکرمہ حمیدہ تبسم صاحبہ (اہلیہ مکرم صوفی بشارت الرحمان صاحب مرحوم)

مکرمہ حمیدہ تبسم صاحبہ اس سال فروری کے مہینے میں بقضائے الٰہی وفات پا گئی تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نیک سیرت، پرہیزگار اور خوش مزاج طبیعت کی مالک تھیں۔

(۵) مکرمہ نصرت جمال صاحبہ (اہلیہ مکرم جمال الدین شاکر صاحب)

مکرمہ نصرت جمال صاحبہ مورخہ 18 فروری 2004ء کو واہ کینٹ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. آپ مکرم احمد شریف صاحب اور مکرم محمود شریف صاحب آف کرائیڈن کی والدہ تھیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں۔

(۶) مکرمہ شمیم اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک محمد حسین صاحب)

مکرمہ شمیم اختر صاحبہ مورخہ یکم جولائی 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کو لجنہ کی سیکرٹری کے طور پر خدمات کی توفیق ملتی رہی اور ربوہ میں ناصرات اور اطفال کو کئی سال تک قرآن کریم پڑھانے کا بھی موقعہ عطا ہوا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(۷) مکرم سید عبدالغفور صاحب (آف لاہور)

مکرم سید عبدالغفور صاحب مورخہ 27 مئی 2004ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. آپ مکرم ڈپٹی میاں محمد شریف صاحبؓ کے بھانجے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے بچپن کے کلاس فیلو تھے۔

(۷) مکرمہ نسیم ساجد صاحبہ (اہلیہ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد ساجد صاحب)

آپ مورخہ 25 جون 2004ء کو جرمنی میں 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نہایت نیک سیرت، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم فرید احمد نوید صاحب جامعہ احمدیہ میں پڑھا رہے ہیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین،

جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر طبی خدمات

جو ڈاکٹر صاحبان اور پارامیڈیکل شاف اس سال جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کیلئے آرہے ہیں اور یہاں طبی خدمات بھی کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے اسماء گرامی و کوائف خاکسار کو فوری ارسال کر دیں۔ تا کہ ان کے نام بھی جلسہ سالانہ کی ڈیوٹی شیٹ میں شامل کر لئے جائیں۔

صوبائی امراء کرام سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس تعلق میں اپنے صوبہ سے آنے والے ڈاکٹر اور پارامیڈیکل شاف کے کوائف بھی خاکسار کو جلد از جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

(ڈاکٹر طارق احمد ایس ایم او احمدیہ شفاخانہ و ناظم طبی امداد جلسہ سالانہ قادیان)

اعلان برائے ریلوے ریزرویشن

برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان 2004

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر 2004ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اُنکی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کیطرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں 30 نومبر 2004ء تک ارسال کر دیں۔ اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل رقم بھجوادیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن ساٹھ دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From station ....To........................... Date.....................

Class.......................................Seat/Birth...

Train no..................................Name..

Sex(M/F)..................................Age..

ضروری نوٹ:: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر اسٹیشنوں پر بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے احباب اس سہولت سے ضرور استفادہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین۔

(افسر جلسہ سالانہ قادیان)

اعلان نکاح و درخواست دعا

مکرم مولوی محمد امین ندیم صاحب آف حلقہ طاہر آباد آسنور کا نکاح مکرمہ جمیلہ خاتون صاحبہ بنت مکرم محمد صدیق صاحب آف البلوہ پنجاب کے ساتھ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دارالقضاء نے مسجد مبارک قادیان میں 5 ستمبر کو 35 ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ اعانت بدر -/50 روپے۔

☆۔ مکرم مولوی اعجاز احمد صاحب خادم سلسلہ حلقہ محمود آباد آسنور اپنے والدین کی صحت و سلامتی اور حقیقی خادم دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر -/50 (طاہر احمد بیگ)

تقریب نکاح و رخصتانہ

مورخہ 27.8.04 کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ رشی نگر میں مکرم مولوی سراج الحق صاحب خادم سلسلہ نے مکرمہ ناصرہ اختر صاحبہ بنت مکرم محمد رفیق صاحب بٹ کا نکاح مکرم اعجاز احمد صاحب گنائی معلم وقف جدید۔ ابن مکرم محمد شفیع صاحب واعظ کے ساتھ مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ مورخہ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۴ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(مبارک احمد بٹ کارکن دفتر بدر)

درخواست دُعا

میرے بہنوئی مکرم ڈاکٹر شاہد احمد صاحب آف نیویارک امریکہ اور ان کے برادران مکرم ڈاکٹر ماجد احمد صاحب مکرم رفیع احمد صاحب مکرم قیصر محمد صاحب۔ اور بہن مکرمہ آنسہ بیگم صاحبہ ان سب کی اور اولاد اور عزیز و اقارب کی صحت و تندرستی دینی و دنیوی ترقیات نیک مقاصد میں کامیابی اور پریشانیوں کے ازالہ نیز شاہد صاحب کے والدین مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔

(محمد حبیب اللہ ریٹائرڈ ٹیچر بسری لوہرڈا گا جھارکھنڈ)

● سندبراری کوکناگ کشمیر میں خاکسار کا ہی ایک گھر احمدی ہے خاکسار کو گھر والوں کی طرف سے یہ اطلاع ملی ہے کہ وہاں بہت زیادہ مخالفت ہو رہی ہے اور خاکسار کے والد صاحب پر دو دفعہ حملہ بھی ہوا ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وہاں کے حالات درست کردے۔ اور خاکسار کے گھر والوں کو صبر اور حوصلہ دے اور اپنی پیاری جماعت کو ہر طرح کے شر سے محفوظ رکھے۔

(علی محمد خان جامعۃ المبشرین قادیان)

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15312 میں محمد انیس الرحمٰن شکر ولد محمد انوار الحق شکر قوم احمدی پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ تاریخ پیدائش 12.3.86 پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8.4.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

میرے والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں جو گاؤں موہن پور بسنت پور ڈائمنڈ ہاربر بنگال میں رہتے ہیں وہاں ان کا مکان وزمین ہے خاکسار کو جو جائیداد ملے گی خاکسار اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہے گا۔ اور اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
جاوید اقبال چیمہ	محمد انیس الرحمٰن شکر	شریف احمد امین

وصیت نمبر 15322 میں رئیس الدین ولد نصیر الدین احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8.8.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

والدین حیات ہیں۔ منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3252 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انوار احمد	رئیس الدین احمد خان	شیخ طاہر احمد مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 15323 میں راشد احمد ولد عبد السلام صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05.8.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

خاکسار کی اس وقت کوئی موجودہ جائیداد نہیں ہے والد صاحب کے 3.1/2 مرلے نمبر 388 زمین پر مکان واقع ہے جس کی موجودہ قیمت -/70,000 روپے ہے ابھی یہ جائیداد تقسیم نہیں ہوئی جب بھی خاکسار کو اس میں سے کوئی حصہ ملے گا خاکسار مجلس کارپرداز کو اس سے مطلع کرے گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2695 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد قریشی داؤد احمد	العبد راشد احمد	گواہ شد سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 15324 میں ڈاکٹر محمود احمد بٹ ولد مکرم مولوی محمد ایوب صاحب بٹ درویش قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹری عمر 43 سال ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13.6.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

ایک پلاٹ دو کنال 11 مرلے خسرہ نمبر 61R/2، 65R/2.2.2 اس پلاٹ کے ایک حصہ میں 20x12 فٹ کے دو ہال اور 20 فٹ کا ہی ایک برآمدہ ہے منسلک باتھ روم تعمیر کیا گیا ہے سول لائن نزد گیسٹ ہاؤس قادیان میں یہ پلاٹ میرا اور میری اہلیہ ڈاکٹر محبوبہ بٹ کا مشترکہ ہے۔ اسکی اندازاً قیمت دس لاکھ روپے ہے۔ ایک کوٹھی سول لائن قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کوٹھی کے سامنے دو کنال 17 مرلے پر مشتمل ہے۔ اس کوٹھی میں اس وقت سات پختہ کمرے اور برآمدے نیز شیڈ ڈال کر تین کمرے اور دو برآمدے بنائے گئے ہیں ایک سٹوری کمرہ جنریٹر رکھنے کیلئے ہے اس کوٹھی کا خسرہ نمبر 60R/62 ہے۔ اندازاً قیمت بیس لاکھ روپے ہے۔ اس کوٹھی میں ہم چھ بھائی اور ایک بہن شریک ہیں۔ دو گاڑیاں ماروتی وین اور ماروتی کار میرے نام سے ہیں۔ علی الترتیب اندازاً قیمت ایک لاکھ روپے ہے۔ -/2,15,000 روپے ہے ماروتی کار بینک سے قرض لیکر خریدی گئی ہے جس کی قسط ادا کی جارہی ہے۔

میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/15000 روپے ہے۔ میں قادیان میں میڈیکل پریکٹس کرتا تھا اب زندگی وقف کر کے افریقہ جارہا ہوں وہاں جو آمد ہوگی اس کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ماہ جون 2004 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد ایوب بٹ درویش	ڈاکٹر محمود احمد بٹ	مبارک احمد بٹ ایڈووکیٹ

وصیت نمبر 15325 میں عبد الرحمٰن طالب علم جامعہ احمدیہ ولد محترم عبد المومن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 25 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14.8.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے ابھی والد صاحب بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گزارہ جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انوار احمد	عبد الرحمٰن	زین الدین حامد

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
کلکتہ
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

ہندوستانی حاجیوں کا کوٹہ ۷۲ ہزار سے بڑھا کر ۸۲ ہزار کرنے کی کوشش۔

ہندوستانی حاجیوں کا کوٹہ 72 ہزار سے بڑھا کر 82 ہزار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تا کہ تمام درخواست دہندگان فریضہ حج ادا کرسکیں۔ یہ اطلاع سنٹرل حج کمیٹی آف انڈیا کے ذرائع نے دی ہے سینٹرل حج کمیٹی کے چیئر مین تنویر احمد نے بتایا کہ 2005ء کے حج کے لئے اس سال 82 ہزار عازمین نے درخاستیں دی ہیں جبکہ کمیٹی کی طرف سے جانے والے عازمین کا کوٹہ 72 ہزار کا ہے۔ حکومت سے اس بابت رجوع کیا گیا ہے کہ کوٹہ میں اضافہ کر دیا جائے تا کہ تمام درخواست دہندگان کو فریضہ حج کی ادائیگی کا موقع مل سکے۔ چیئر مین تنویر احمد شالی ہند کی سولہ ریاستوں کے ڈیڑھ سو سے زائد تربیت دہندگان کے کیمپ کا افتتاح کر رہے تھے۔ حج کوٹہ میں سابقہ اضافہ 1999 میں ہوا تھا اور گزشتہ برسوں کے درمیان مختلف حلقوں سے اس میں اضافے کا مسلسل مطالبہ کیا جاتا رہا۔ کمیٹی کے مطابق مقررہ تعداد سے زیادہ درخواستیں کیرالہ، مہاراشٹر، گجرات، دہلی اور جموں وکشمیر سے آئی ہیں۔ ان پانچوں ریاستوں میں سے دہلی اور جموں وکشمیر میں ابھی قرعہ اندازی نہیں کی گئی۔ اس سال حج پروازیں 13 دسمبر سے 14 جنوری تک عمل میں آئیں گی۔ ایئر انڈیا اور سعودی ایئر لائن کے ذریعہ ہندوستانی عازمین حج جدہ اور مدینہ منورہ تک کا سفر کریں گے۔ جناب احمد نے بتایا کہ اس سال ہندوستانی عازمین کے منیٰ میں قیام کے دوران انہیں حدودِ منیٰ میں ٹھہرانے اور کیمپوں میں ہی طعام اور طبی سہولت فراہم کرنے کا نظم کیا گیا ہے۔ گزشتہ سال بعض حاجیوں نے حدود کے باہر ٹھہرائے جانے کی شکایت کی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ حج 2005ء کے لئے مزید دو امبارکیشن پوائنٹ بنائے گئے ہیں۔ شمال مشرقی ریاستوں کے حاجی اب گوہاٹی اور مراٹھواڑہ (مہاراشٹر) کے عازمین حج اورنگ آباد سے راست جدہ کے لئے پرواز کریں گے جے پور (راجستھان) سے بھی جسے گزشتہ سال امبارکیشن پوائنٹ بنایا گیا تھا اس بار راست پروازیں ہوں گی۔ مسٹر احمد نے کہا کہ پانچ سال قبل عازمین کی تربیت کیلئے شروع کردہ اس پروگرام کے دائرے میں صد فی صد عازمین حج کو لانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ حج کمیٹی ضلعی سطح تک اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ریاستی حج کمیٹیوں کو مناسب مالی امداد بھی فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں رضا کار تنظیموں کے اشتراک کی بھی ستائش کی۔ سعودی سفارتخانہ کے فرسٹ سیکرٹری محمد سالم شہاب نے اس موقع پر کہا کہ سعودی حکومت بہتر انتظامات کی پابند ہے۔ ہندوستانی قونصل خانے کے عبدالماجد پاڈرنے حج انتظامات میں سعودی حکومت کے مخلصانہ تعاون کی ستائش کی۔ سہ روزہ تربیتی کیمپ میں دہلی، راجستھان، پنجاب، ہریانہ، ہماچل، جموں وکشمیر، چنڈیگڑھ، اترانچل، یوپی، بہار، جھارکھنڈ، مغربی بنگال، آسام، تریپورہ، میگھالیہ اور منی پور کے 150 سے زائد تربیت دہندگان حصہ لے رہے ہیں۔ ❁

صدر بُش کو اسلام دشمن قرار دینے والی جمعیۃ علماء ہند کا ایک وفد امریکہ پہنچا یہ وفد بُش کی حمایت کیلئے مسلمانوں کو آمادہ کرے گا۔

افغانستان اور عراق پر امریکی حملوں اور اسرائیل کو حمایت دینے کے خلاف نیز صدر بش کو اسلام دشمن قرار دینے والی جمعیۃ علماء ہند کا ایک وفد امریکہ کی دعوت پر امریکہ پہنچا ہوا ہے۔ جس کے بارے میں ایک عام خیال یہ ہے کہ یہ وفد امریکہ کی مسلم تنظیموں اور دیوبند مکتب فکر سے متاثر وہاں کے اثر دار لوگوں سے مل کر بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر جارج ڈبلیو بُش کی انتخابی فضا ساز گار کرے گا۔ جمعیۃ علماء ہند کا کہنا ہے کہ امریکہ میں مدارس اسلامیہ کے حوالے سے جو پالیسی تیار کی جارہی ہے ان کا وفد اس میں اپنا موٴقف رکھنے گیا ہے۔

دارالعلوم وقف دیوبند کے استاذ تفسیر مولانا عبد اللطیف قاسمی نے اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جمیعت علماء ہند نے پہلے آر ایس ایس اور بھاجپا سے گفت وشنید کے دروازے کھول کر ان کا استقبال کیا اور مسلمانوں میں ان کے ''اچھوت'' ہونے کے قصور کو دور کرنے کی ناکام کوشش کی اور اب وہ امریکہ سے بھی جس کے سر پرلاکھوں فلسطینیوں، عراقیوں اور افغانیوں وغیرہ کے خون کی ذمہ داری ہے رسم و راہ بڑھا رہی ہے۔ جمیعت علماء ہند کے اندرونی ذرائع کا کہنا ہے کہ ''یہ وفد نہایت خفیہ طور پر گیا ہے جس کی منشاء کے بارے میں دفتر میں کسی کو علم نہیں ہے'' اس وفد میں جو نام ابھی تک سامنے آئے ہیں ان میں قصبہ دیٹ ضلع غازی آباد کے مدرسہ اعزاز الحق کے مہتمم اور اتر پردیش جمیعت علماء ہند کے صدر حیات اللہ بہرائچی اور مولانا محمود مدنی کے مشیر خاص نیاز احمد فاروقی کے نام سرفہرست ہیں۔

واضح ہو کہ افغانستان اور عراق پر حملوں کے بعد امریکہ نے مسلم معاشرہ میں اس کے تئیں بڑھتی نفرت اور غم وغصہ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے جو منصوبہ بنایا تھا اس کے سلسلہ میں امریکہ اور اسکے حلیف ملکوں کے نمائندے دارالعلوم دیوبند و ہندوستان کے دوسرے مدارس کے دو برس سے دورے کرر ہے ہیں اسی سلسلہ میں جمیعت علماء ہند کو بھی دعوت دی گئی ہے جس کے نتیجہ میں جمیعت علماء ہند کا ایک وفد ٹھیک اس موقع پر وہاں پہنچا ہے جب جارج ڈبلیو بش اپنی انتخابی مہم کا آغاز کرر ہے تھے۔

تنظیم علماء ہند کے جنرل سیکرٹری مولانا احمد خضر نے کہا کہ اگر یہ اطلاعات درست ہیں تو حد درجہ باعث تشویش ہیں۔ ملت کے مفاد کا عنوان بنا کر کسی بھی طرح امریکہ جیسے ملک سے مفاہمت نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے کہ امریکہ وہ ملک ہے جس نے اسرائیل کی پرورش محض عرب دنیا اور خاص طور پر فلسطین کو تہہ وبالا کرنے کے لئے کی ہے۔ مفتی ارشد فاروقی نے کہا کہ اگر ہماری نمائندہ جماعتیں اور تنظیمیں بھی اقتدار، دولت یا شہرت کے نام پر فسطائی اور طاغوتی طاقتوں کا آلہ کار بننے لگیں تو پوری ملت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ جمیعت علماء ہند کے جنرل سیکرٹری مولانا محمود مدنی نے اپنی رہائش گاہ دیو بند میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے اس خبر کی تردید کی کہ جمیعت علماء ہند کا کوئی وفد ری پبلکن پارٹی امریکہ کی انتخابی مہم میں حصہ لینے گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمیعت کے ترجمان کے طور پر نیاز احمد فاروقی گئے ہیں۔ باقی جمیعت سے وابستہ عہدیداران اپنے مدارس کی جانب سے انفرادی حیثیت سے گئے ہیں۔ مولانا محمود مدنی نے بتایا کہ یہ تو ایک ثقافتی تبادلوں کا مشن ہے اور امریکہ کی وزارت برائے ثقافتی امور کی دعوت پر گئے ہیں۔ امریکہ کی جانب سے دارالعلوم دیوبند کو بھی دعوت دی گئی تھی لیکن ان کی جانب سے اس کو قبول نہیں کیا گیا۔ ❁ (روزنامہ راشٹریہ سہارا نئی دہلی ۸ ستمبر ۲۰۰۴ بدھ)

امریکہ ایرن پر متوقع حملوں کے نتیجوں پر غور کر رہا ہے۔

امریکہ اور اسرائیل کے دفاع کے معاملوں کے ماہرین جہاں ایک طرف ایران پر ایٹمی عدم توسیع کے معاہدوں کی خامیوں کا فائدہ اٹھانے کا الزام لگار ہے ہیں وہیں ایک اخبار میں شائع ایک خبر کے مطابق امریکہ کی خفیہ ایجنسیاں ایران پر متوقع حملے کے نتیجوں پر غور وخوض کے لئے جنگی مشقیں کر رہی ہیں۔ خبر کے مطابق امریکہ کی مرکزی خفیہ ایجنسی (سی آئی اے) نے ایران پر متوقع حملوں کے نتیجوں کو جاننے کے لئے جنگی مشقیں کیں لیکن اس کے نتیجے کسی کو پسند نہیں آئے۔ اخبار نیوز ویک نے ہوائی فوج کے ذرائع کے حوالے سے کہا کہ جنگی مشقیں ٹکراؤ کے دائرے کو پھیلنے سے روکنے میں کامیاب نہیں ہوئیں۔ اخبار کے مطابق امریکی سرکار کی پالیسیوں میں ایران میں مختلف حکمت عملی کے ذریعے اور اگر ضرورت پڑی تو ہتھیار کی مدد سے حکومت میں بدلاؤ کا لانا شامل ہے۔ خبر کے مطابق سرکار میں اس خیال کو ایک مسودے یا عملی مسودے کی شکل میں آگے بڑھایا گیا ہے تا کہ اس معاملے میں امریکی کانگریس کے دباؤ سے آزاد رہا جاسکے۔

اس میں جانکار ذرائعوں کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ مسودے میں سرکار کی عراق سے متعلق اس پالیسی کا بھی ذکر ہے کہ موجودہ سرکار کو ہٹا کر اس کی جگہ فوری امریکی معاون سرکار کو برسر اقتدار لا کر وہاں سے ہٹ جایا جائے اس پالیسی میں یہ بات بھی ہے کہ نئی سرکار کو اس وعدے کے ساتھ برسر اقتدار لایا جائے کہ وہ ایٹمی منصوبوں کو خیر باد کہہ دے گی۔ ❁

جنوبی کوریا کی ایٹمی جد و جہد امریکہ کیطرف سے اپنائے گئے دوہرے معیار کا نتیجہ۔

شمالی کوریا نے گزشتہ دنوں کہا کہ وہ جنوبی کوریا کے غیر قانونی ایٹمی پروگراموں کی خاطر اپنے ایٹمی پروگراموں پر روک نہیں لگائے گا۔

شمالی کوریا کے ایک اخبار ''رود ینگ سِنمون'' نے اپنے اداریہ میں لکھا کہ 1982ء سے 2000ء کے بیچ جنوبی کوریا کے ذریعہ جاری ایٹمی جد و جہد امریکہ کے ذریعہ اپنائے گئے دوہرے معیار کا نتیجہ تھا۔ یہ بات شمالی کوریا کے ایٹمی پروگراموں کو ختم کرنے کی سمت میں ایک اور دھکا تھا۔ گزشتہ دنوں شمالی کوریا نے کہا کہ وہ اپنے ایٹمی منصوبوں کے معاملوں میں ہونے والے چھ ممالک کی میٹنگ میں تب تک شرکت نہیں کرے گا جب تک جنوبی کوریا اپنے ایٹمی پروگراموں کے بارے میں تمام تفاصیل سے آگاہ نہیں کرے گا۔ ❁

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

معاصرین کی آراء

مذہبی بنیاد پر مردم شماری

تعلیم سے متعلق اعداد و شمار ہندو اور مسلمان دونوں ہی کو دعوت فکر دیتے ہیں

مردم شماری کے دفتر سے مذہبی بنیادوں پر ملک کی آبادی کے جو اعداد و شمار جاری کئے گئے ہیں اس کے کئی پہلو قابل غور ہیں۔ خصوصاً تعلیم کے تعلق سے یہ اعداد و شمار مسلمانوں اور ہندوؤں کو دعوت فکر دیتے ہیں

مذکورہ اعداد و شمار کے مطابق ملک میں مسلمانوں کی کل آبادی ملک کی آبادی کا 13.4 فیصد ہے۔ لیکن ان میں خواندگی کی شرح 59.1 فیصد ہے۔ ہندو ملک کی کل آبادی کا 80.5 فیصدی ہیں لیکن ان میں بھی شرح خواندگی مسلمانوں سے تقریباً چھ فیصدی زیادہ یعنی 65.1 فیصدی ہے۔ جبکہ اس کے برخلاف عیسائی، سکھ، بودھ اور جین مذہب کے ماننے والوں میں شرح خواندگی کافی زیادہ ہے۔ حالانکہ ملک کی آبادی میں ان کا شرح فیصد ہندوؤں اور مسلمانوں کے مقابلہ کافی کم ہے۔ عیسائی ملک کی کل آبادی کا محض 2.33 فیصدی ہیں۔ لیکن ان میں شرح خواندگی 80.3 فیصدی ہے۔ اسی طرح سکھوں کی کل آبادی ملک کی کل آبادی کا 1.84 فیصدی ہے لیکن ان میں شرح خواندگی 69.4 فیصدی ہے۔ بودھ مذہب کے ماننے والوں کی آبادی بھی کل آبادی کا 0.76 فیصدی ہے لیکن ان میں شرح خواندگی 72.7 فیصدی ہے۔ سب سے کم آبادی جین مذہب کے ماننے والوں کی ہے جو مجموعی آبادی کا 0.40 فیصد ہیں لیکن قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان میں شرح خواندگی سب سے زیادہ یعنی 94.1 فیصدی ہے۔

جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے تو ان کے تعلق سے اکثر یہ بات کہی جاتی ہے کہ ان میں تعلیمی پسماندگی بہت زیادہ ہے۔ وسائل محدود ہیں اور حکومت کی عدم توجہی بھی اس کے لئے ذمہ دار ہے۔ لیکن یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ملک میں مسلمانوں کے اپنے تعلیمی ادارے اور دینی مدارس بھی خواندگی کی مہم میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ اس کے باوجود اگر مسلمانوں کی خواندگی کی شرح کم ہے تو یہ بات یقیناً باعث تشویش ہے اور اس کے اسباب پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں میں خواندگی کی شرح کا کم ہونا اس لئے باعث تشویش ہے کہ ان دونوں کی مجموعی آبادی 93.5 فیصدی ہے اور ظاہر ہے اگر ان دونوں میں خواندگی کی شرح کم ہوگی تو باقی فرقوں یا مذہب کے ماننے والوں میں شرح خواندگی زیادہ ہونے کا بھی کوئی خاص فرق پورے ملک میں تعلیم کی صورت حال پر نہیں پڑے گا۔

اس معاملہ میں عیسائیوں کے اعداد و شمار قابل تعریف ہیں۔ حالانکہ جین مذہب کے ماننے والوں میں خواندگی کی شرح 94.1 فیصد ہے لیکن یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جین فرقہ کے مالی وسائل اور سماجی حالات عیسائیوں کی بہ نسبت بہتر ہیں۔ لیکن عیسائیوں نے تعلیم کے شعبہ میں جس انداز سے اور جس دلچسپی کے ساتھ کام کیا ہے وہ باقی فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ عیسائیوں کے تعلیمی اداروں اور اسکولوں کو پورے ملک میں جو اعتبار اور وقار حاصل ہے اس کے سبب دیگر لوگ بھی اپنے بچوں کو ان سکولوں میں تعلیم دلانا پسند کرتے ہیں۔ جبکہ ان کی بہ نسبت دیگر تعلیمی ادارے تعلیم کے معیار، اخراجات اور دیگر معاملات میں کافی پیچھے ہیں۔ مردم شماری میں جن فرقوں میں خواندگی کی شرح کم ہے انہیں عیسائیوں کے تعلیمی اداروں کو سامنے رکھ کر اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ آخر وہ کیا اسباب ہیں کہ ان اداروں نے تعلیم کے میدان میں دیگر اداروں پر سبقت حاصل کی ہے۔ عیسائیوں میں شرح خواندگی کے بہتر ہونے کا سبب دراصل تعلیم کے تعلق سے ان کی ترجیحات اور ان کی بنیادی فکر ہے۔ لیکن ہندوستان جیسے بڑے آبادی اور مختلف مذاہب والے ملک میں صرف چند فرقوں یا مذہب کے ماننے والوں کے درمیان خواندگی کی شرح میں بڑا فرق ہونا صرف متعلقہ فرقوں یا مذاہب کے ماننے والوں کے لئے ہی باعث فکر نہیں بلکہ حکومت کو بھی اس مسئلہ پر سنجیدگی سے سوچنے اور اس فرق کو دور کرنے کے راستے تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ یہ صورت حال ایک جمہوری سماج میں عدم مساوات کی بھی نشاندہی کرتی ہے۔ (روزنامہ راشٹریہ سہارا ۰۴-۹-۸)

◆—◆—◆

بقیہ صفحہ (16)

فیض پا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ایسا بننے سے محفوظ رکھے۔

فرمایا ایک روایت میں آیا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے کچھ لوگ اہل اللہ ہوتے ہیں راوی کہتے ہیں آپ سے دریافت کیا گیا کہ خدا کے اہل کون ہوتے ہیں آنحضرت نے فرمایا قرآن والے اہل اللہ، اللہ کے خاص بندے ہوتے ہیں فرمایا اہل اللہ بننے کے لئے قرآن کریم پڑھنے والے بھی بنیں اور اسپر عمل کرنے والے بھی بنیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پڑھکر حضور انور نے سنایا کہ کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کے ماتحت چلتے ہیں قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ناممکن اور محال ہے۔ فرمایا پس ہر احمدی کو اپنی کامیابیوں کو حاصل کرنے کے لئے یہ نسخہ آزمانا چاہئے دین بھی سنبھل جائے گا اور دنیاوی مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔ حضور نے مسلمانوں کی موجودہ خراب حالت کے بارے میں فرمایا یہ اسلئے ہے کہ نہ قرآن پڑھتے ہیں نہ اسپر عمل کرتے ہیں۔ جو پڑھتے ہیں وہ عمل نہیں کرتے ظاہر ہے قرآن کو چھوڑنے کا یہی نتیجہ نکلنا تھا جو نکلا ہے۔

حضور نے فرمایا پس احمدیوں کو ہمیشہ عقل کرنی چاہئے کیونکہ ماحول کا بھی اثر ہو جاتا ہے دنیاداری بھی غالب آجاتی ہیں کوئی احمدی ایسا نہ رہے کبھی بھی جو کہ روزانہ قرآن کریم تلاوت نہ کرتا ہو۔ کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اسکے احکام پر عمل نہ کرتا ہو۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی کوئی احمدی اس آیت کے نیچے آجائے کہ اسنے قرآن کریم کو متروک کر دیا ہے۔

فرمایا اسکے لئے توجہ دینے کی ضرورت ہے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہمنے قرآن کریم کو چھوڑ تو نہیں دیا تلاوت باقاعدگی سے ہو رہی ہے کہ نہیں ترجمہ پڑھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں تفسیر سمجھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں متروک کرنے کا مطلب یہی ہے کہ اسکے حکموں پر عمل نہیں کر رہے۔ ہر ایک اپنا جائزہ لے تو ہر ایک کو اپنا پتہ چل جائے گا۔ فرمایا اپنے آپکو اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے اللہ کی کتاب کی طرف توجہ دیں اسکو پڑھیں اسکی تلاوت کریں اسکے مطالب کی طرف بھی توجہ دیں اور اسکا مزا بھی لیں اور اسکی خوشبو بھی پھیلائیں۔ فرمایا قرآن کریم کا پڑھنا اسطرح کہ اسکی سمجھ بھی آرہی ہو صدقے کی طرح قبول ہوگا اور اسکی برکت سے تمام فتنوں سے بھی بچا جا سکتا ہے تمام برائیوں اور ابتلاؤں سے بچا جا سکے گا۔ فرمایا قرآن مجید پڑھنے کے آداب کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔

فرمایا ہر ایک کو دلوں کو پاک کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور غور اور تدبر سے قرآن پڑھنا چاہئے پھر ہر ایک جائزہ لے کہ کتنے حکم ہیں جن پر میں عمل کرتا ہوں تو اگر روزانہ تلاوت کی عادت ہو اور روزانہ اسطرح جائزہ ہو تو کیا دل میں کوئی برائی رہ سکتی ہے؟ فرمایا تو یہ بھی پاک کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اللہ کرے ہم خود بھی اور اپنے بیوی بچوں کو بھی اسطرف توجہ دلانے والے اور دلوں کو منور کرنے والے ہوں اور قبولیت دعا کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیموں کو بالخصوص مجلس انصار اللہ کو نصیحت فرمائی کہ وہ تعلیم القرآن کے سلسلہ میں خصوصی کوشش سرانجام دے۔

فرمایا میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ انصار اللہ کے ذمہ خلافت ثالثہ میں یہ لگایا گیا تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کریں قرآن مجید کی تلاوت کی طرف توجہ دیں گھروں کو بھی اس نور سے منور کریں لیکن ابھی بھی انصار میں بھی سو فیصد باقاعدہ تلاوت کرنے والے نہیں ہیں۔ جہاں تک میرا اپنا اندازہ ہے جائزہ لیں تو صحیح صورت حال سامنے آئے گی۔ اور پھر یہ کہ اس کا ترجمہ پڑھنے والے ہوں یہ بھی ان کے پروگرام میں ہونا چاہئے کہ اپنے گھروں میں خود پڑھیں اور اپنے بیوی بچوں کی بھی نگرانی کریں کہ وہ بھی اس پر عمل کرنے والے ہوں۔

حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ایمان افروز اقتباس اپنے خطبہ میں پیش کرنے کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم قرآن کریم کے مقام کو پہچانیں اور اپنی زندگیاں بھی سنوارنے والے ہوں اور اپنی نسلوں کی زندگیاں بھی سنوارنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو نصائح فرمائی ہیں ان پر عمل کرنے والے ہوں۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۳ اگست ۲۰۰۴ بعد نماز جمعہ جامع مسجد احمدیہ ناصر آباد میں مکرم سید ناصر احمد صاحب ندیم نے عزیزم بلال احمد صاحب لون ابن مکرم مشتاق احمد صاحب لون آف ناصر آباد کشمیر کا نکاح ہمراہ عزیزہ شاہینہ مشتاق بنت مکرمہ مشتاق احمد صاحب ڈار آف ناصر آباد بعوض بیس ہزار روپے حق مہر پڑھا اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (مبارک احمد شاہد ناصر آباد کشمیر)

درخواست دُعا

میرا بیٹا بلال احمد جو وقف نو میں شامل ہے بعض عوارض کے سبب چلنے سے معذور ہے علاج ہو رہا ہے اپریشن کی غرض سے پاکستان بھی لے جایا گیا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اور نیک صالح بنائے اور اسے اپنے فضل سے پاؤں پر چلنے کے قابل بنائے۔ (انور احمد آف عمان)

☆......خاکسار اپنی والدہ اور بھائی بہن کی صحت و سلامتی درازی عمر اپنی چھوٹی بہن جو کہ دسویں جماعت میں زیر تعلیم ہے کی نمایاں کامیابی کیلئے اور خاکسار وقف جدید بیرون کے تحت مہاراشٹر میں خدمت سلسلہ انجام دے رہا ہے اپنی صحت و سلامتی نیز صحیح رنگ میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق پانے کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (محمد یونس ملک معلم سرکل شولا پور مہاراشٹر)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday, 28 Setember 2004 Issue No : 39

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

ہر ایک احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں جو کچھ ملنا ہے قرآن کریم کی برکت سے ملنا ہے اور یہ برکت اسپر عمل کرنے سے ہی حاصل ہوگی

کوئی احمدی ایسا نہ رہے جو کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو اور جو اسکے احکام پر عمل نہ کرتا ہو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۴ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے آیت قرآنی ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین۔ کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا جب سے یہ دُنیا قائم ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی اصلاح کیلئے اپنے ہادی بھیجے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی قوموں کیلئے شریعت لیکر آئے تھے جو کتابیں ان پر اتری تھیں ان کے احکامات انہوں نے اپنی قوموں کو بتائے تھے۔ نبیوں کا یہ سلسلہ اپنی اپنی قوموں تک محدود رہا یہاں تک کہ انسان کامل حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ اللہ نے آپ پر اپنی شریعت مکمل کی اور آخری شرعی کتاب قرآن مجید کی شکل میں عطا فرمائی جس میں گذشتہ انبیاء کے حالات احکامات آئندہ کی پیش خبریاں اور دیگر تمام مضامین کا احاطہ ہوگیا ہے۔ گویا علم و عرفان کا چشمہ جاری ہوگیا یہ ایسا چشمہ ہے جو پاک دل ہوکر اسکی طرف آنا چاہے وہ اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ وہ تقویٰ والوں میں شمار ہوگا اور ہدایت پانے والوں میں شمار ہوگا کیونکہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کسی قسم کی شک کی گنجائش نہیں اور یہ متقیوں کے لئے ھدایت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس کے فیوض و برکات کا در ہمیشہ جاری رہے گا۔ اور یہ ہر زمانہ میں نمایاں اور درخشاں ہے جیسے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تھا۔ فرمایا یہ دعویٰ ہے اس کتاب کا کہ اگر پاک دل ہوکر اسکی طرف آؤ گے تو ہر کانٹے اور ہر جھاڑی سے جو تمہیں الجھا سکتی ہے اس سے تمہیں یہ بچائے گی اور اگر تم خوف خدا رکھ کر اس کے حکموں پر عمل کرو گے اور خدا کی رضا کی تم کو خواہش ہوگی تو یہ وہ کتاب ہے جو تمہیں ہدایت کی طرف لے جائے گی فرمایا جب ایک تقویٰ پر چلنے والا انسان قرآن کریم پر غور کرے گا اور اپنے قدم کو آگے بڑھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ اس طریق سے تقویٰ میں ترقی کرتا چلا جائے گا۔ اور قرآن کریم کی ہدایت اس کو دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب کرے گی۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ انسان کی فطرت کو جانتا ہے اس لئے قرآن کریم نے ہمیں اس بات کی تسلی دی ہے کہ یہ کام جو تمہارے خیال میں بہت مشکل ہے اور اس کے احکامات پر عمل کرنا تم مشکل سمجھتے ہو اس کتاب کی یہ خوبی ہے کہ اس میں ہر طبقے اور ہر استعداد کے لوگوں کیلئے راستہ دکھانے کا باعث بنتی ہے پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر وہ شخص جو اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے ہدایت تلاش کرنا چاہتا ہے وہ نیک اور پاک دل ہوکر اسے پڑھے اور اپنی عقل کے مطابق اس پر غور کرے اور اسکی ہدایت پر عمل کی کوشش کرے تو پھر تمہیں اس کتاب سے بہت کچھ ملے گا اللہ فرماتا ہے میں نے اسے آسان کردیا ہے۔ بشرطیکہ تم اس سے ہدایت پانے کی کوشش کرو۔ یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا ہے پس ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا پس یہ اللہ تعالیٰ کا دعویٰ ہے یہ اس کا دعویٰ ہے جسنے انسان کو پیدا کیا ہے اسکی فطرت کی ہر اونچ نیچ کو جانتا ہے اسکے اندر کو بھی جانتا ہے اسکو پتہ ہے کہ کس شخص کی کتنی استعدادیں ہیں اور اسکی فطرت میں کیا کیا خوبیاں اور برائیاں ہیں اسنے فرمایا تم نصیحت پکڑنے والے ہو اسکو پڑھ کر اسپر عمل کرنے والے ہو صرف نام کے مسلمان ہی نہ رہو۔ فرمایا اگر نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کو پانے کی تلاش میں ہوگے اسکے احکامات پر عمل کرنے والے ہوگے تو فرمایا میں نے قرآن کریم میں ہر فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑے آسان انداز میں نصیحت کی ہے بڑے آسان حکم دئے ہیں جن پر ہر ایک عمل کر سکتا ہے۔ اسمیں تمام بنیادی اخلاق اور اصول و قواعد کا ذکر بھی آ گیا جن پر عمل کرنا کسی کم سے کم استعداد والے کے لئے بھی مشکل نہیں ہے۔ عبادتوں کے متعلق احکام ہیں تو ہر ایک کی استعداد کے مطابق ہیں عورتوں کے متعلق حکم ہیں تو انکی طاقت کے مطابق ہیں گھریلو تعلقات چلانے کے حکم ہیں تو عین انسانی فطرت کے مطابق ہیں۔ معاشرے کے تعلق سے اور لین دین کے بارے میں ایسے حکم ہیں کہ ایک عام آدمی جسے نیکی کا خیال ہے وہ بغیر اپنا یا دوسرے کا نقصان کئے اسپر عمل کرسکتا ہے فرمایا پھر جن باتوں کی سمجھ نہ آئے انکے سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے زیادہ استعداد والوں کو حکم دیا اور انہوں نے آسان کرکے ہمارے سامنے رکھ دئے۔

قرآن مجید کا ارشاد ہے ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر فرمایا ہم احمدیوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس کی مشکلات کے حل کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہم کو امام مہدی علیہ السلام عطا فرمائے ہیں۔ اور انہوں نے قرآن مجید کے تمام احکامات کو ہمارے سامنے کھول کھول کر اور نہایت مفصل رنگ میں بیان فرما دیا ہے۔ اس لحاظ سے ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اس زمانے میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو حکم اور عدل ہیں کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے جنہوں نے قرآن مجید کے پوشیدہ خزانے ہمارے سامنے ظاہر فرمائے ہیں اب ہمارا فرض ہے کہ قرآن کریم کی ان نصیحتوں پر عمل کریں اور اگر کوئی اس پر عمل نہیں کرتا تو یہ اس کی بڑی بدقسمتی ہوگی کہ زمانے کے امام کو ماننے کے بعد ہدایت حاصل نہ کی۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہر احمدی کو قرآن مجید سیکھنے پڑھنے اسکے مضامین پر غور کرنے اور اس کے احکامات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ایمان افروز نصیحت فرمائی۔ فرمایا ہر ایک اپنا جائزہ لے اور دیکھے کہ حقیقت میں وہ قرآن کو عزت دیتا ہے کہ نہیں کیونکہ اب آسمان پر وہی عزت پائے گا جو قرآن کو عزت دے گا۔ اور قرآن کو عزت دینا یہی ہے کہ اسکے سب حکموں پر عمل کیا جائے قرآن کی عزت وہ نہیں ہے کہ جس طرح بعض لوگ کرتے ہیں کہ اپنے گھروں میں خوبصورت کپڑوں میں لپیٹ کر رکھ لیتے ہیں اور صبح اُٹھکر ماتھے سے لگا کر پیار کرلیا اور کافی ہو گیا اور جو برکتیں حاصل ہونی تھی ہوگئیں۔ یہ تو خدائی کتاب سے مذاق کرنے والی بات ہے دنیا کے کاموں کے لئے تو وقت ہوتا ہے لیکن قرآن کو سمجھنا تو الگ رہا اتنا بھی وقت نہیں ہوتا کہ ایک دو رکوع تلاوت کرسکیں فرمایا ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور انکے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے، اسکی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر پڑھیں۔ اور یہ بہت بڑا علم کا خزانہ ہے اگر احمدی قرآن کریم کو اس طرح بھی نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کرکے وہ احمدیت سے دور تو نہیں جا رہا۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پڑھکر سنایا اور پھر فرمایا:

ہر ایک احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں جو کچھ ملنا ہے قرآن کریم کی برکت سے ملنا ہے اور یہ برکت اس پر عمل کرنے سے ہی حاصل ہوگی حضور نے فرمایا پس بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں اور خود بھی پڑھیں ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہئے پھر ترجمہ پڑھنے کی کوشش کریں۔ حضور نے حدیث شریف بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ نہ صرف تلاوت ضروری ہے بلکہ اسکو سمجھکر اسپر عمل کرنا بھی ضروری ہے جو قرآن کریم پڑھتے ہیں اسپر غور کرتے ہیں اور اسپر عمل بھی کرتے ہیں وہ ایسے خوشبودار پھل کی طرح ہیں جسکا مزا بھی اچھا ہے اور خوشبو بھی اچھی ہے۔ فرمایا قرآن کریم کو جو اس طرح پڑھے گا کہ اسکو سمجھ آرہی ہوگی اسکو سمجھنے سے ایک قسم کا مزا بھی آرہا ہوگا اور جب اسپر عمل کر رہا ہوگا تو اسکی خوشبو بھی ہر طرف پھیلا رہا ہوگا۔ اسکے احکام کی خوبصورتی ہر ایک کو نظر آرہی ہوگی فرمایا ایسے لوگ ہوتے ہیں جو تقویٰ میں ترقی کرنے والے اور راہ ھدایت پانے والے ہوتے ہیں جنکے گھر کے ماحول بھی جنت نظیر ہوتے ہیں باہر کے ماحول بھی پرسکون ہوتے ہیں وہ بیوی بچوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں وہ ماں باپ کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں وہ صدق سے بھی اعلیٰ معیار قائم کر رہے ہوتے ہیں وہ ہمسائیوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں وہ اپنے دنیاوی کام کے حق بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں اور جماعتی خدمات کو بھی ایک انعام سمجھ کر اسکی ادائیگی میں اپنے اوقات صرف کر رہے ہوتے ہیں اور سب سے بڑھ کر وہ اللہ کی عبادت کرنے والے رحمٰن کے بندے ہوتے ہیں۔ انکے بچے بھی اپنے باپوں کو ماڈل سمجھ رہے ہوتے ہیں اور انکی بیویاں بھی خوش ہوتی ہیں اور اپنے خاوندوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور ایسے لوگ بغیر کچھ کہے اچھے رائی اور نگران کا بھی کام کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کا ہمسایہ بھی انکی تعریف کے گیت گا رہا ہوتا ہے اور معاشرہ بھی ایسے لوگوں کے گیت گا رہا ہوتا ہے۔ اسکے دوست اور ساتھی بھی اسپر فخر کر رہے ہوتے ہیں یہ خوبیاں ہیں جو قرآن پڑھ کر اسپر عمل کرکے حاصل کرتے ہیں بلکہ اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں جو ساری میں گنوا نہیں سکتا۔ فرمایا جسکو یہ سب کچھ مل جائے وہ کس طرح سوچ سکتا ہے کہ قرآن پڑھکر اسپر عمل نہ کرے۔

فرمایا جو نہ قرآن پڑھتا ہے نہ اسپر عمل کرتا ہے اسمیں منافقت ایسی بھر گئی ہے کہ جسمیں نہ خوشبو ہے نہ مزا ہے نہ وہ خود فیض پا سکتا ہے اور نہ کوئی دوسرا اس سے

بقیہ صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں